الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حِسی نور

مصنف

فیض ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

با اہتمام

محمد اویس رضا قادری

ناشر

قطبِ مدینہ پبلشرز (باب مدینہ) کراچی

عطاری کتب خانہ، شہید مسجد کھارادر کراچی۔ پاکستان

فون: 0300-8229655 - 2316838

نام کتاب : حضور کا حِسی نور

مصنف : فیض ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین
حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

با اہتمام : محمد اویس رضا قادری

ناشر: قطب مدینہ پبلشرز

اشاعت : شوال المکرم 1423ھ، دسمبر 2002ء

صفحات : 48

قیمت : 25روپے

کمپوزنگ و پرنٹنگ : الریحان گرافکس

فون:2316838 فون موبائل: (0320-5028160)

پروف ریڈنگ: ابوالرضا محمد طارق قادری عطاری

فون موبائل: (0300-2218289)

فہرست مضامین

﴿پیش لفظ﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ

امام الانبیاء والمرسلین

امابعد! حضور نبی پاک ﷺ بشری صورت میں ہیں اس کا یہ معنیٰ نہیں کہ آپ ہماری طرح صرف بشر ہیں بلکہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے جامع الحقائق بنایا ہے اسی لئے آپ کی بشریت کے علاوہ دوسری حقیقتوں کو بھی ماننا ضروری ہے مثلاً آپ نبی ہیں اور آپ کی نبوت بشریت کے وجود سے پہلے ہے جیسا کہ حدیث صحیح میں ہے:

"کنت نبیاوآدم بین الروح والجسد" (دارمی)

میں اس وقت نبی تھا جب آدم علیہ السلام روح و جسد کے درمیان میں تھے۔

جب آپ کی نبوت آدم علیہ السلام سے پہلے تسلیم ہے تو نبوت کی صفت کے لئے موصوف کا وجود لازمی ہے کیونکہ نبوت عرض ہے اور عرض جوہر کا محتاج ہے اور وہ نبی کریم ﷺ کا وجود مبارک ہے جو اس وقت بشری لباس میں نہیں بلکہ نور کے رنگ میں ہیں ۔ یہی ہمارا مدعا ہے کہ آپ بشر بھی ہیں اور نور بھی ۔ اور جس بشریت کو نوازا ہے وہ بھی نوری ہے اور نور صرف چمک کا نام نہیں بلکہ نور کی تعریف میں امام غزالی قدس سرہ نے فرمایا **"ھو ظاھر بنفسه ومظھر لغیرہ"** اس معنی نور بمعنی چمک کو بھی نور مانا گیا اور یہ نور کئی اقسام میں پائی گئی اس معنی پر یہ رسالہ حاضر ہے جسے الحاج محمد احمد قادری اور حاجی محمد اسلم قادری (کراچی باب المدینہ) کو اشاعت کی اجازت دے رہا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری

ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

مقدمہ

(۱) جن لوگوں نے نور صرف روشنی کو سمجھ رکھا ہے وہ غلط ہے نور کی قسمیں ہیں روشنی کے علاوہ معنوی کی بے شمار اشیاء نور ہیں مثلاً علم، عقل، روح، حواس ظاہرہ (آنکھ کی بینائی) کان کی شنوائی زبان کی چاشنی ناک کی سونگھنے والی تمام جسم کی لمس اس طرح حواس باطنہ اور قرآن، ملائکہ اور حضور سرور عالم ﷺ جامع الحقائق ہیں بلکہ سرچشمہ جملہ انوار۔

(۲) حضور نبی پاک ﷺ بشر ہیں لیکن آپ کی بشریت لفظی عارضی کہ آپ کی بشریت کا رنگ ڈھنگ طور طریقہ ایک بشر اور انسان کا ہے لیکن اس کی حقیقت بھی نور ہے پسینہ پاک، بال مبارک وغیرہ وغیرہ!

(۳) آپ ﷺ تمام مخلوق سے اوّل پیدا ہوئے پھر جملہ عالم آپ کے نور سے پیدا ہوئے جسے لوگ نور سمجھتے ہیں وہ بھی آپ کے انوار کا ایک معمولی حصہ ہے۔

(۴) یہ خوارج و معتزلہ کا مذہب ہے کہ حضور ﷺ صرف ہدایت کے نور ہیں اور بس بلکہ نور الانوار یعنی جملہ انوار کا سرچشمہ آپ ہیں ﷺ۔

(۵) آیات وحدیث میں آپ کو مطلق نور کہا گیا ہے اور قاعدہ ہے کہ مطلق کو مطلق رہنے دیا جائے جب تک کہ کوئی قرینہ اس کے خلاف نہ ہو اور مطلق کا قانون ہے کہ جب وہ مطلق ہو تو اس سے فرد کامل مراد ہوتا ہے اور نور کا فردِ کامل یہی ہے کہ حضور سرور عالم ﷺ جملہ اقسام کے انوار کے منبع اور سَر چشمہ ہیں۔

قرآن مجید

اللہ تعالیٰ نے پارہ ۶ سورۃ مائدہ میں فرمایا۔

"قد جاء کم من اللہ نور وکتاب مبین"

ترجمہ: تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور آیا اور روشن کتاب آئی۔

فائدہ: آیت کریمہ میں وَارد شدہ لفظِ نُور سے مُراد حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس اور

کتاب مبین سے مراد قرآن پاک ہے چونکہ مذکورہ آیت میں نور معطوف علیہ اور کتاب مبین معطوف ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ معطوف علیہ میں مغائیرت ہو جیسا کہ حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر کبیر میں اس امر کی تصریح فرمائی اور علم اصول ومعانی کا قاعدہ ہے کہ عطف میں اصل مغایرت ہو باقی معنی مجاز اور یہ قاعدہ بھی اصول ومعانی کا ہے کہ حقیقت کو چھوڑ کر مجازی معنیٰ نہ لیا جائے، جب تک پانچ مقامات میں سے کوئی ایک نہ ہو اور وہ یہاں نہیں اس اختلافی دور سے پہلے کے مفسرین نے فرمایا۔

اقوالِ مفسرین رحمہم اللہ

حضرت علامہ محمود آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''قد جاء کم من اللہ نو ر عظیم وھونور الانوار والنبی المختار ﷺ''

یعنی تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور عظیم آیا اور وہ نور انوار نبی مختار ﷺ ہے۔
(روح المعانی جلد نمبر ۶ ص ۸۷)

فائدہ: یہ تفسیر مخالفین کے نزدیک مستند ہے اس میں حضور ﷺ کو نہ صرف نور بلکہ نور الانوار لکھا بلکہ اس کے بعد لکھا کہ نور سے قرآن مراد لینا معتزلہ کا مذہب ہے اسی لئے تو مین کہتا ہوں کہ منکرین معتزلہ کی شاخ ہیں۔ تفصیل کیلئے دیکھئے ''ابلیس تا دیوبند''۔

(۲) علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ **''قد جاء کم من اللہ نور ھوالنبی ﷺ''** تحقیق تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور آیا اور وہ نور نبی کریم ﷺ ہیں۔ (تفسیر جلالین ص ۹۷)

(۳) حضرت علامہ ابی محمد الحسین الفرا البغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ **''قد جاء کم من اللہ نوریعنی محمد ﷺ''** بیشک تمہارے پاس نور آیا یعنی محمد ﷺ۔ (تفسیر معالم التنزیل جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۳)

(۴) حضرت علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد النسفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''والنور محمد علیه السلام لانه یهتدی به کماسمی سراجا ''یعنی نور سے مراد حضور علیہ السلام ہیں کیونکہ آپ کی نورانیت سے ہدایت حاصل کی جاتی ہے۔جیسا کہ آپ کو (قرآن مجید میں) منیر بھی فرمایا گیا ہے۔

(تفسیر مدارک جلد نمبر ۱ ص ۲۱۴)

(۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں ''قدجاء کم من اللہ نور ''یعنی محمد ﷺ آئے (تفسیر ابن عباس ص ۷۲)

(۶) حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔''ان ا لمراد بالنور محمد وبالکتا ب القرآن ''تحقیق نور سے مراد حضور علیہ السلام اور کتاب سے مراد قرآن پاک ہے (تفسیر کبیر جلد نمبر ۳ ص ۳۹۵)

(۷) علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔''قیل المراد بالاول هوا لرسول ﷺ وبالثانی القرآن ''کہا گیا ہے کہ اوّل یعنی نور مُراد رسول کریم ﷺ ہیں اور ثانی یعنی کتاب مبین سے مراد قرآن پاک ہے۔

(تفسیر روح البیان جلد نمبر ۱ ص ۵۴۸)

(۸) حضرت علامہ ابوالفضل قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''وقد سماه اللّٰه تعالیٰ فی القرآن نور اوسراجامنیرافقال تعالیٰ قدجاء کم من اللّٰه نور وکتا ب مبین وقال تعالیٰ انا ارسلنک شاهداً ومبشراونذیر اوداعیاالی اللّٰه باذنه وسرا جامنیرا وانه کان لاظل شخصرفی شمس ولاقمر لانه کان نور اوان الذباب کان لایقع علی جسد ہ ولاثیابه''۔

اللہ نے قرآن میں حضور کا نام نور رکھا اس لئے آپ کا سایہ نہ تھا اور نہ ہی آپ کے جسم اور کپڑے پر مکھی بیٹھتی تھی۔

دعائے رسول ﷺ

سید الکونین ﷺ بارگاہ الٰہی میں دعا کرتے ہیں۔

نوٹ: مقدمہ میں اختصار کے طور آیت کے حوالہ جات کے علاوہ دلائل عرض کر دیئے

خود حضور علیہ السلام کی دعا ملاحظہ ہو۔

''اللھم اجعل فی قلبی نورًا وفی بصر ی نورًا وفی سمعی نور ًا وعن یمینی نورًا وعن یساری نورًا وفوقی نورً ا وتحتی نورًاواما لی نورًا وخلقی نورًا وجعل لی نورًا وفی لسافی نورًاوعصبی نورً ا ولحمی نورًا ودمی نورًا   وشعری نورًا وبشری نورًا واجعل فیٔ نفسی نورًاواعظم لی نورً ا،اللھم اعطنی نورًا۔'' (بخاری مسلم)

ترجمہ: اے اللہ! کرمیرے دل میں نور میری آنکھ میں نور اور میرے کان میں نور اور میرے داہنے نور اور میرے بائیں نور اور میرے اُوپر نور اور میرے نیچے نور اور میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور اور پیدا کر میرے واسطے نور (بہت زیادہ) اور میری زبان میں نور اور میرے پٹھوں میں نور اور میرے گوشت میں نور اور میرے خون میں نور اور میرے بالوں میں نور اور میرے بدن میں نور اور میری جان میں نور اور میرے واسطے بڑا کر نور۔ اے اللہ بخش مجھ کو نور۔

فائدہ : علامہ عینی شارح بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ نبی کی ہر دعا مستجاب ہوئی اور یہ دعا بھی یقیناً مستجاب ہوئی اسی لئے حضور علیہ السلام کو مجسم نور ماننا اسلام کی عین مراد ہے یہ کہنا کہ آپ پہلے نور نہ تھے تو اب دعا کے بعد نور ہوئے ہم کہتے ہیں کہ یقیناً پہلے نور تھے لیکن یہ دعا استقامت واستدامت کے لئے ہے جیسے نمازی نماز پڑھنے میں یقیناً ہدایت پر ہے لیکن استقامت واستدامت کے لئے عرض کرتا ہے:

''اھد نا الصراط المستقیم''

حدیث جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری کی روایت سے ثابت ہے انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا۔

''یارسول اللہ ﷺ بابی انت وامی اخبر نی عن اوّل شی ء

خلقه اللّٰه تعالیٰ قبل الاشیاء نور نبیك من نورہٖ فجعل ذالك النور ید ور بالقدرۃ حیث شاء اللّٰه تعالیٰ ولم یکن ذالك الوقت لوح ولاقلم ولا جنة ولانارولاملك ولاسماء ولاارض ولا شمس ولاقمر ولا جن ولا انس فلماارادالله ان یخلق الخلق ذالك النور اربعة اجزاء فخلق من الجزء الاول القلم ومن الثانی اللوح ومن الثالث العرش ثم قسم الجزء الرابع اربة اجزء فخلق من الجزء الاول حملة العرش ومن الثانی الکرسی ومن الثالث باقی الملائکة ثم وقسم الجزء الرابع اربعة اجزاء فخلق من الاول السمٰوٰت ومن الثانی الارضین ومن الثالث الجنةوالنار"۔

یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھ کو خبر دیجئے کہ سب اشیاء سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کون سی چیز پیدا کی۔ آپ نے فرمایا اے جابر اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے (نہ بایں معنی کہ نور الٰہی اس کا مادہ تھا۔ بلکہ اپنے نور کے فیض سے) پیدا کیا پھر وہ نور قدرت الٰہیہ سے جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا سیر کرتا رہا اور اس وقت نہ لوح تھی نہ قلم تھا اور نہ بہشت تھی اور نہ دوزخ تھی اور نہ فرشتہ تھا اور نہ آسمان تھا اور نہ زمین تھی اور نہ سورج تھا اور نہ چاند تھا اور نہ جن تھا اور نہ انسان تھا پھر جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا۔ تو اس نور یعنی نور محمدی ﷺ کے چار حصے کئے ایک حصہ سے قلم پیدا کیا دوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش پھر چوتھے کے چار حصے کئے۔ ایک سے حاملانِ عرش کو پیدا کیا دوسرے سے کرسی اور تیسرے سے باقی فرشتے، پھر چوتھے کے چار حصے کئے ایک سے آسمان بنائے دوسرے سے زمینیں، تیرے جنت دوزخ۔ آگے طویل حدیث ہے۔

(ترجمہ: اشرف علی تھانوی نشر الطیب ص۱۴)

فضل العافر حدیث جابر رضی اللہ عنہ

حدیث سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور سرور عالم ﷺ کی نورانیت پر مستند

روایت ہے۔ فقیر اس کی توثیق عرض کرتا ہے۔

(۱) امام عبدالرزاق صاحب مصنف جو اس حدیث کے مخرج ہیں امام احمد بن حنبل جیسے ائمہ دین کے استاد ہیں، تہذیب التہذیب میں ان کے متعلق لکھا ہے ''**وقال احمد بن صالح المصری قلت لاحمدبن حنبل مارایت احدًا احسن حدیث من عبدالرزاق قال لاتهذیب التہذیب۔**''

(صفحہ ۳۱۱ جلد نمبر ۶)

(۱) احمد بن صالح مصری کہتے ہیں۔ میں نے امام احمد بن حنبل سے پوچھا۔ کیا آپ نے حدیث میں کوئی شخص عبدالرزاق سے بہتر دیکھا۔ انہوں نے فرمایا۔ نہیں۔

(۲) امام عبدالغنی نابلسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیقہ ندیہ میں اس حدیث کی تصحیح فرماتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں۔ ''**قد خلق کل شئی من نور ہ ﷺ کما به الحدیث الصحیح**'' اسی حدیث کو امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی دلائل النبوۃ میں تقریباً اسی طرح روایت فرمایا ہے۔

(۳) مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات میں علامہ فاسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''**قد قال لاشعری انه تعالیٰ نور لیس قال نوار والروح النبوة القدسیه ملف من نوره والملئکة شرر تلك الانوار وقال ﷺ اوّل ماخلق اللّٰه نوری ومن نوری خلق کل شئی وغیر ہ ممافی معناه**''

یعنی عقائد میں اہلسنت کے امام سیدنا ابوالحسن اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسا نور ہے کہ کسی نور کی مثل نہیں اور حضور ﷺ کی روح مقدسہ اسی نور کی چمک ہے اور فرشتے انہی انوار سے جھڑتے ہوئے پھول ہیں اور رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرا نور پیدا فرمایا اور میرے ہی نور سے ہر چیز پیدا فرمائی۔

اس حدیث کے علاوہ اور بھی حدیثیں اس مضمون میں وارد ہیں۔

(۴) حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوۃ میں فرمایا، دور

حدیث صحیح وارد شدکہ ''اوّل ماخلق اللہ نوری ''(مدارج النبوۃ جلد۲ص۲)

پھر حدیث جابر کا مضمون بیان فرمایا۔کثیر التعداد جلیل القدر آئمہ کا اس حدیث کوقبول کرنااس کی تصحیح فرمانااس پر اعتماد کر کے اس سے مسائل کا استنباط کرنا اس کے صحیح ہونے کی روشن دلیل ہے خصوصاً سیدنا عبدالغنی نابلسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حدیقہ کے مبحث ثانی نوع ستین من آفات اللسان فی مسئلہ ذم الطعام میں اس حدیث کے متعلق الحدیث الصحیح فرمانا صحت حدیث کوزیادہ واضح کردیتا ہے اِن مختصر جملوں سے ان حضرات یتالٰی فی العلم کو مطمئن کرنا مقصود ہے جواس حدیث کی صحت میں متردد رہتے ہیں۔مزید تحقیق فقیر کے رسالہ الفضل الغافر فی حدیث جابر میں دیکھئے۔

باب ۱

آسان فیصلہ

وہ قدسی صفات برگزیدہ شخصیات جنہوں نے حضور سرورعالم ﷺ کوایمانی نگاہ سے دیکھاان کی گواہی تمام عالم اسلام کے اہل ایمان کی گواہی سے فوقیت رکھتی ہے فقیر چند حضرات کی شہادتیں مستند روایات سے عرض کرتا ہے جسے دولت عشق وایمان نصیب ہےاسے دعوتِ فکر ہے ضدی نہ مانے اس کی قسمت میں نہ ماننا لکھا ہے۔

سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

افضل البشر بعدالانبیاءسیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''کان وجہ رسول اللہ کدارۃ القمر''۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۶۸۹ جلد ا۔دلائل النبوۃ ابونعیم)

مواہب اللدنیہ ص ۱۲۵۰ جلد ا۔انوار المحمدیہ ص ۱۲۵رسول کریم افضل الصلوٰۃ والتسلیم کارخ انور چاند کی طرح منور تھا۔

ایضاً

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آقائے نامدار،مدنی تاجدار احمد مختار

ﷺ کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہوئے شعر کہتے ہیں۔

امین مصطفی بالخیر یدعوا

کضوء البدر زائلة الظلام

حضرت سیدنا محمد مصطفےٰ ﷺ امین ہیں اور نیکی کی طرف بلانے والے ہیں آپ کی روشنی اندھیروں کو چودھویں رات کے چاند کی طرح دور اور زائل کرنے والی ہے۔ (دلائل النبوت صفحہ ۲۲۵ جلد ۱۔ جواہر البحار للنبھانی)

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیدنا علی المرتضےٰ مشکل کشاء کرم اللہ تعالےٰ وجہہ فرماتے ہیں:

"کان اذا تکلم رءی کالنور یخرج من ثنایاہ"

جب حضور سرورِ عالم ﷺ گفتگو فرماتے تو دندان مبارک کے درمیان سے نور جھڑتا تھا۔ (مواہب مع شرح الزرقانی ص ۷۰ والانوار المحمدیہ ص ۱۳۳)

فائدہ ﴿ گفتگو کے وقت عموماً ہر بشر کے منہ سے ایک بھاپ سی ظاہر ہوتی ہے جو موسم سرما میں نمایاں محسوس ہوتی ہے لیکن حبیب خدا ﷺ نور علیٰ نور ہیں اسی لئے آپ کے منہ مبارک سے جو ظاہر ہوتا تھا وہ بھی نور تھا، لیکن موسم کی قید ہمارے لئے ہے۔

ایضاً ﴿ محدث بیہقی علیہ الرحمۃ نے ایک روایت نقل فرمائی ہے کہ ایک شخص نے سیدنا علی المرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ کی تعریف اور شان بیان فرمائیے تو آپ نے نبی پاک ﷺ کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

"کان عرق وجھہ اللولو" آپ کے پسینہ کے قطرات چمکدار موتی تھے۔

سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیدنا حسن مجتبےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے ماموں ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سید الانس والجان محمد مصطفےٰ ﷺ کے اوصاف مبارکہ بیان کرنے میں ایک خاص مقام رکھتے ہیں میں نے ایک مرتبہ ان سے عرض کیا کہ حضور ﷺ کا مبارک حلیہ بیان فرمائیے تو انہوں نے فرمایا۔

"کان رسول اللہ ﷺ فخما مضحما یتلا لو وجھہ تلالوء القمر لیلۃ البدر"

رسول کریم ﷺ بلند رتبہ والے تھے آپ کا چہرہ مبارک اس طرح روشن اور منور تھا جیسے چودھویں رات کا چاند چمکتا ہے۔ (مجمع الزوائد ص ۲۷۹ جلد ۸۔ شمائل ترمذی ص ۲ خصائص الکبریٰ صفحہ ۱۸۸ جواہر البحار دلائل نبوۃ ص ۲۲۰ جلد ۲ نشر الطیب)

فائدہ ﴾ حکیم ترمذی اور محدث بیہقی علیہ الرحمۃ نے اس روایت کو عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی بیان فرمایا ہے۔ (دلائل النبوت ص ۱۶۳ جلد ا شمائل ترمذی ص ۳)

فائدہ ﴾ واضح ہوا کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی عقیدہ تھا۔

ازالہ وہم ﴾

بعض لوگ اس سے چہرہ کی بشاشت مراد لیتے ہیں یہ غلط ہے اس لئے کہ شارحین حدیث نے اس سے حقیقی معنیٰ مراد لیا ہے۔ چنانچہ یتلالؤ کے معنیٰ اور تشریح کرتے ہوئے علامہ ابراھیم بیجوری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ" **ویشرق کاللولؤ قولہ تلالؤ القمر لیلۃ البدر ای مثل تلالؤ القمر لیلۃ البدر**" کے معنیٰ یہ ہیں نبی پاک ﷺ کا رخ انور اس طرح چمکتا ہے جیسے چودھویں رات کا چاند۔

فائدہ ﴾ چودھویں کے چاند سے تشبیہ دینا صرف سمجھانے کے لئے ہے ورنہ عشاق کو یہ بھی گوارہ نہیں کہ حضور سرور عالم ﷺ کو چاند سے تشبیہ دی جائے کسی نے کیا خوب فرمایا۔

چاند سے تشبیہ دینا کیا الٰہی انصاف ہے
چاند کے منہ پہ چھائیاں مدنی کا چہرہ صاف ہے!

امام حسین اور امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہما ﴾

سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے وہ اپنے والد محترم سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے بیان فرماتے ہیں کہ نبی غیب دان، سید مرسلاں محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا۔

''کنت نوراً بین یدی ربی قبل خلق آدم باربعة عشرالف عام''

میں حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے چودہ ہزار برس پہلے اپنے رب کے حضور میں ایک نور تھا۔

(مواہب اللدنیہ جلد ۱، زرقانی شریف ص ۴۹ جلد ۱، انوار المحمدیہ ص ۹، جواہر البحار ص ۷۷۶ للنبھانی نشر الطیب)

فاطمہ اسدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

بی بی فاطمہ اسدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ''**رایت البیت حین وقع قدا متلأ نورا**'' (رواہ البیہقی مواھب لدنیہ ص ۲۲ جلد ۱)

جب حضور سرور عالم ﷺ بطن آمنہ سے دنیا میں تشریف لائے تو میں نے بیت المیلاد کو دیکھا کہ وہ نور سے معمور ہو گیا۔

فائدہ: یہ نورِ حسی (محسوس ہونے والا) کس کا تھا ضد نہ ہو تو تسلیم کرنا پڑے گا حضور سرور عالم ﷺ اسی بشریتِ مقدسہ کا نور تھا جس بشریت میں آپ نے عالم دنیا میں ظہور فرمایا۔

سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

غزوۂ تبوک کی فتح و نصرت کے بعد حضور پر نور شافع یوم النشور امام الانبیاء سرور کائنات، مفخر موجودات منبعِ کمالات حضرت محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات والتسلیمات مدینہ منورہ (زادہ اللہ شرفاً) جلوہ افروز ہوئے تو حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ مجھے اجازت مرحمت فرمائیے کہ آپ کی شان اقدس میں مدحیہ اشعار کہوں تو حضور پر نور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے منہ کو سلامت رکھے تو انہوں نے اشعار پڑھے جن کے آخری دو شعر درج کیے جاتے ہیں جن سے سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عقیدہ مبارکہ کا بھی واضح علم ہو جاتا ہے۔ امت محمدیہ علیٰ صاحبھا الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر عظیم المرتبت محدثین نے اپنی مبارک تصانیف میں بھی وہ اشعار لکھے ہیں۔

انت لما ولدت اشرقت
الارض وضات نبورك الافق
فنحن فی ذالك الضیاء وفی النور
وسبل الرشاد نخترا ق

المستطرف صفحہ الوفا صفحہ ۳۵ جلد ا۔ السیرۃ النبویہ صفحہ ۳۷۔ جواہر البحار صفحہ ۴۰۔ انوار المحمدیہ صفحہ ۱۶۔ ۸۴۔ حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۲۲۲۔ المواہب اللدنیہ صفحہ ۲۳۔ الاستیعاب، مستدرک صفحہ ۳۲۷ جلد ۳۔ البدایہ والنہایہ صفحہ ۲۵۸ جلد ۲۔ نشر الطیّب صفحہ ۹ کتاب الملل والنحل صفحہ ۲۴۰ جلد ۲۔ مجمع الزوائد صفحہ ۲۱۷ جلد ۸۔ تلخیص المستدرک صفحہ ۳۲۷ جلد ۳، خصائص الکبریٰ، صفحہ ۹۷ جلد ا، وغیرہ وغیرہ۔

ترجمہ: آپ پیدا ہوئے تو زمین چمک اٹھی اور تمام جہان روشن ہوگیا ہم سب اسی نور اور روشنی میں ہیں اور تمام ہدایت کے راستے آپ ہی سے پھوٹے۔

قصیدہ عباسیہ کی تفصیل ہم نے ''باادب بانصیب'' میں لکھدی ہے۔

فائدہ نعت سننا اور اس پر انعام بخشنا سنتِ حبیب خدا ﷺ اور نعت سنانا سنتِ صحابہ لیکن وہ نعت خواں حضرات جو اسے پیشہ بنا کر طمع ولالچِ دنیا میں مبتلا ہیں ان کی اصلاح کرنی چاہئے۔

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ

سیدنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ''**لما ولدته خرج من فرجی نوراضاء لهٔ قصور الشام**'' جب حضرت محمد ﷺ کو میں نے جنا تو مجھ سے نور نکلا جس سے میرے سامنے شام کے محلات روشن ہوگئے۔

(خصائص الکبریٰ ص ۱۱۶ جلد ا۔ مواہب اللدنیہ ص ۲۲۔ زرقانی شریف)

(۲) سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ''**رأیت کان شهاباخرج منی اضاء ت لهٔ الارض**'' میں نے دیکھا کہ مجھ سے روشن ستارہ ظاہر ہوا جس سے پوری زمین منور اور روشن ہوگئی۔

(خصائص الکبریٰ ص ۱۱۶ جلد ا۔ مواہب اللدنیہ ص ۲۲ سیرت طیبہ ص ۷۷ جلد ا)

(۳) عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ **"لمافصل منی خرج معهٔ نور آضاء لذمابين لمشرق والمغرب"**

جب حضور پرنور ﷺ پیدا ہوئے تو ان سے ایسا نور ظاہر ہوا جس سے مشرق ومغرب کے درمیان ہر چیز روشن ہوگئی۔ (مجمع الزوائد لابن حجر ص ۲۲۱ جلد ۸)

(مواہب اللدنیہ ص ۲۲ جلد ا۔ خصائص الکبریٰ ص ۱۱۵ جلد ا۔ زرقانی سیرت حلبیہ ص ۹۱ جلد ا۔ الانوار المحمدیہ ص ۱۶۔ البدایہ والنہایہ ص ۳۶۴ ما ثبت بالسنۃ ص ۵۳)

فائدہ: سیدہ آمنہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا اہلسنّت کے نزدیک ولیہ کاملہ ہیں۔ دین ابراہیمی پر وصال ہوا، افسوس ہے کہ مخالفین باب المعجزات میں انکی روایات کو تو صحیح مانتے ہیں لیکن دوسری طرف (معاذ اللہ) انہیں کافرہ جہنمیہ سمجھتے ہیں ان کی روایات سے جتنا معجزات کا ذکر ہے اس سے آپ کی ولایت باکرامات کا بین ثبوت ہے کیونکہ ایسے امور محبوبوں کو دکھائے جاتے ہیں نہ کہ مغضوبوں کو پھر جب حضور علیہ السلام نے والد گرامی کے ساتھ انہیں دین محمدی میں داخل کرنے کے لئے زندہ فرمایا اور دونوں نے کلمۂ اسلام پڑھا تو اس معنی پر وہ صحابیہ بھی ہوئیں، اسی لئے ہم نے اس رسالہ میں ان کے عقائد لکھے ہیں۔

فائدہ: چونکہ نور کے منکرین پرلے درجے کے غبی ہیں اسی لئے حسب عادت یہ نہ کہدیں کہ بی بی جس کو نور کہہ رہی ہیں۔ وہ نور ہدایت ہے اولاً یہ عقل کو باور نہیں کہ صرف ہدایت مراد ہو تو اس وقت بی بی کو کیا معلوم (بقول مخالفین) کہ آپ پھر وہ خود بی بی کو ہدایت پر نہیں مانتے اس کے باوجود تمام صحابہ کرام گواہی دے رہے ہیں کہ وہ حضور ﷺ کا حسی نور تھا چنانچہ مردی ہے کہ

"ان أمه رأت حين وضعته نور اضاءت منه قصور الشام"۔

میں نے دیکھا کہ مجھ سے نور نکلا ہے جس سے میں نے شام کے محلات روشن اور منور ہوتے دیکھے۔ (دلائل النبوۃ بیہقی ص ۹۵ جلد ا)

فائدہ: بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزید بیانات فقیر نے "آدم تا ایندم" میں لکھ

دیئے لیکن وہ بدقسمت کب مانیں گے۔ جو سرے سے انہیں مومنہ ہی نہیں سمجھتے بی بی صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ایمان کی سلامتی کی تحقیق فقیر کے رسالہ ''الدرالکامنہ فی ایمان آمنہ'' میں پڑھیے، حضور ﷺ کے معجزات ولادت فقیر کی کتاب ''میلادنامہ'' میں پڑھیئے!

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے حضور ﷺ جب کلام فرماتے تو ان کے دندان مبارک کے درمیان سے نور مبارک نکلتا ہوا نظر آتا تھا۔

(سننِ دارمی صفحہ ۲۳ جلد ا، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۱۸۔ شمائل ترمذی صفحہ ۳۔ خصائص الکبریٰ ص ۱۵۶ جلد ا۔ جواہر البحار ص ۴۵۰۔ مجمع الزوائد ص ۲۷۹ جلد ۸، شیم الحبیب)

ایضاً علامہ ابن عبدالبر محدث علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ ابوطفیل عامر بن واثلہ کنانی نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے اشعار پڑھے جن میں ایک شعر یہ ہے۔

ان النبی ھوالنور الذی کشطت
بہٖ عمایات ماضینا وباتینا!

بے شک نبی ﷺ ایسے نور ہیں جن کے سبب ہمارے اگلوں پچھلوں کے سب اندھیرے اور گمراہیاں دور ہوگئیں (الاستیعاب ص ۴۷۳ جلد ا)

ایضاً سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ سرورکون ومکاں حضور نبی پاک حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کا سایہ نہ تھا آپ کا نور مبارک سورج کے نور پر غالب آجاتا اور جب کبھی چراغ کے سامنے تشریف لاتے تو آپ کا نور چراغ کی روشنی پر بھی غالب آجاتا!

''قد نطق القرآن بانہٗ النور المبین فان فھمت فھونور علیٰ نور''

بے شک قرآن پاک میں آپ کو نور مبین فرمایا گیا ہے جان لے کہ آپ تو نورٌ علےٰ نور تھے۔ (نسیم الریاض ص ۲۸۲ جلد ۳)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ''اذا ضحك رسول الله ﷺ يتلالاء فى الجدر'' (عصیدۃ الشہدہ ص۱۰۴)
جب رسول خدا ﷺ تبسم فرماتے ہیں تو دیوازیں آپ کے نور مبارک سے چمک اٹھتیں۔
(خصائص الکبریٰ ص۱۸۴ جلد۱۔ مواہب اللدنیہ ص۲۷۱ جلد۱۔ انوار المحمدیہ ص۱۳۳ حجۃ اللہ علی العالمین، شفا شریف ص۳۹ جلد۱، حاشیہ شمائل ترمذی ص۱۶ شرح الملاعلی قاری برحاشیہ نسیم الریاض ص ۳۳۸ جلد ۱۔ مدارج النبوۃ ص۱۲ جلد ۱۔ نشر الطیب ص۱۳۳۔ حجۃ اللہ العالمین ص۶۸۹)
(۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔
''مارأيت شيئًا احسن من رسول الله ﷺ كان الشمس تجرى فى وجهه'' میں نے رسول کریم ﷺ سے زیادہ حسین کوئی شئے نہیں دیکھی آپ کے چہرہ انوار پر سورج چمکتا ہوا معلوم ہوتا تھا۔
(ترمذی شریف ص۲۰۵ جلد۲۔ مشکوٰۃ شریف ص۵۱۸ مطبوعہ دہلی۔ خصائص الکبریٰ ص۱۸۰ جلد۱)

سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ مشہور صحابی ہیں فرماتے ہیں کہ ''لما كان اليوم الذى دخل فيه رسول الله ﷺ آضاء منها كل شى'' جس دن رسول پاک ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو آپ کی نورانیت سے مدینہ منورہ کی ہر چیز روشن ہوگئی۔
(ابن ماجہ ص۱۱۹، مشکوٰۃ شریف ۵۴۷، ترمذی شریف ص۲۰۲ جلد۲، مواہب اللدنیہ ص ۶۸ جلد ۱، انوار المحمدیہ ص ۳۸، جواہر البحار ص ۶۰ جلد ۱، سیرت حلبیہ ص ۲۳۴ جلد۲، خصائص الکبریٰ ص ۴۷۱ جلد ۱، مدارج النبوۃ فارسی ص ۸۱ جلد۲، طبقات

ابنِ سعد ص ۲۲۱ جلد ۱، مستدرک ص ۱۲ جلد ۳، تلخیص المستدرک ص ۱۲ جلد ۳)

علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

''فشبه وجهه الشريف بالشمس فی الاشراق والنور''۔

(نسیم الریاض ص ۳۳۸)

یہ ہم نے اس لئے کہا کہ مخالفین اس حدیث کا معنی کرتے ہیں کہ حضور سرور عالم ﷺ کے تشریف لانے سے وہ جگہیں بارونق ہو گئیں، حالانکہ یہ انکا اپنا ذاتی خیال ہے ورنہ متقدمین ومتاخرین تمام محدثین یہی فرماتے ہیں کہ آپ کے نورانی چہرے کے نور سے دیواریں چمک اُٹھتی تھیں۔اویسی غفرلہ

ایضاً **''عن یحییٰ بن سعید و شریك سمعا انساعن النبی ﷺ رفع یدیه حتی رایت بیاض ابطیه''** یحییٰ بن سعید اور شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں نے سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے جب اپنے دونوں ہاتھ مبارک اٹھائے تو میں نے آپ کی دونوں مبارک بغلوں کی سفیدی دیکھی۔

(صحیح بخاری شریف ص ۱۶۸ جلد ۱۔ص ۶۵ جلد ۱۔نسائی شریف ص ۲۲۴ جلد ۱ مسلم شریف ص، دلائل مبارک ص ۱۸۴ جلد ۱ خصائص الکبریٰ صفحہ ۱۵۷ جلد ۱)

(۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

کان النبی ﷺ لایرفع یدیه فی شیئ من دعا ئه الا فی الاستسقاء فانه یرفع حتی یری بیاض ابطیه۔

نبی پاک ﷺ سوائے استسقا کے کسی اور دُعا میں اپنے مُبارک ہاتھوں کو زیادہ اُونچا نہیں اُٹھاتے تھے اور استسقاء میں اتنے ہاتھ اُٹھاتے تھے کہ آپ کی مُبارک بغلوں کی سفیدی نظر آجاتی تھی۔

(صحیح بخاری شریف صفحہ ۱۶۸ جلد ۱ مطبوعہ مصر، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۳۱ مطبوعہ دہلی دار قطنی صفحہ ۱۹۰ حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۶۸۱)

ایضاً سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

كان رسول الله ﷺ ازهر اللون كان عرقه اللؤلؤ۔
رسولِ اللہ ﷺ سُفید رنگ والے روشن آفتاب تھے آپ کے پسینہ کے قطرات چمکدار موتی تھے۔

فائدہ: اس حدیث کے حضرت ملاّ علی قاری علیہ الرحمۃ نے ازھر اللون کا ترجمہ ابیض نیرّ اروشن آفتاب کیا ہے (مرقات) اور علامہ ابراہیم بیجوری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ امام سھیلی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ الزھرۃ فی اللغۃ اشراق فی اللّونِ بیاضا، زہرہ لغت میں زیادہ سفیدی کی چمک والے رنگ کو کہتے ہیں۔
(شرح شمائل محمدیہ صفحہ ۱۹، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۱۶، دلائل النبوۃ بیہقی صفحہ ۱۵۵، جلد ۱، دارمی جلد ا صفحہ ۳۲، خصائص کبریٰ صفحہ ۸۴، جلد ۱)

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیدنا حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ خوش قسمت صحابی ہیں کہ جنہیں حضور سرور عالم ﷺ اپنے ممبر مبارک پر بٹھا کر نعتیں سنتے پھر نہ صرف داد دیتے بلکہ بیش بہا انعامات سے نوازتے ان کے چند اشعار اور نثر کے الفاظ عقیدہ کی صورت میں ملاحظہ ہوں۔

(۱) **متى يبد فى الليل البهيم جبينه يلوح مثل مصباح الدجيا لمتوقد** ”جب سخت تاریک میں آپ کی پیشانی نورانی ظاہر ہوتی ہے تو وہ اندھیری رات میں چراغ کی طرح روشنی دیتی ہے۔
(دلائل النبوت ص ۲۲۶ جلد ۱، زرقانی شریف ص ۹۱ جلد ۴، الاستیعاب ص ۳۴۱ جلد ۱)

(۲) سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دوسرے مقام پر اپنے عقیدہ کا اظہار اس طرح فرمایا ہے۔

نور اضاء لهٗ على البرية كلها !

من يهد للنور المبارك يهتدى

آپ کے نور مبارک کی نورانیت نے تمام دنیا کو روشن فرما دیا ہے جو بھی اس مبارک نور سے مستنیر ہوا وہی ہدایت پا گیا (نسیم ص ۲۷۵ جلد ۳)

(۳) حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرمایا "**لما نظرت الی انوار ہ علیه الصواۃ والسلام وضعت کفی علی عینی خوفاً من ذھاب بصری**" (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۸۴۹)

جب سے میں نے حضور علیہ السلام کے انوار دیکھے تو آنکھ کو ہاتھ سے چھپالیا کہ کہیں آنکھوں سے نور چلا نہ جائے!

فائدہ ﴾ یہ حسی نور تو تھا ہی، تبھی تو آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا، جیسے سورج کی تیز چمک سے ہم آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیتے ہیں۔ اس کے باوجود منکرین نور ھدایت کی رٹ لگاتے پھریں تو ہم کیا کریں، ہمارا کام ہے دلائل پیش کرنا اس سے ہم سبکدوش ہو گئے۔

ایضاً ﴾ ابن کثیر (جو ابن تیمیہ کا عاشق و مقلد و شاگرد اور وہابیوں، دیوبندیوں کا امام، اور مفسر قرآن بھی ہے۔) نے حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بارگاہِ مصطفوی میں پیش کردہ شعر البنایہ والنہایہ میں درج کیا ہے:

واف وماض شهاب یستضاء به

بد ر انار علےٰ کل الاماجد

نبی کریم ﷺ کا نور ایسا نور ہے کہ جس نے تمام اماجد اور بزرگوں کو منور اور روشن فرمادیا ہے آپ کا نور مبارک پورا ہونے والا اور قدیم ستارہ ہے آپ ﷺ کے نور ہی سے چودھویں رات کا کامل چاند بھی نور اور روشنی حاصل کرتا ہے۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۷۱۵، البدایہ والنہایہ ص ۳۳۶، جلد ۳)

ایضاً ﴾ امام اجل سند المفسرین والمحدثین علامہ جلال الدین سیوطی قدس سرہٗ العزیز نے بھی سیدنا حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ شعر درج فرمایا ہے ؎

اغر علیه للنبوۃ خاتم

من اللّٰه من نور یلوح ویشهد

نبی پاک ﷺ پر مہر نبوت بہت ہی چمکتی تھی اور آپ کا اللہ کی طرف سے نور ہونا ظاہر اور واضح ہو جاتا تھا۔ (خصائص الکبریٰ ص ۱۹۴ جلد ۱)

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بارگاہ رسول ﷺ میں سلام عرض کرنے کے لئے حاضر ہوا تو سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا تو دیکھا۔

"ھو یبرق وجھہٗ من السرور وکان رسول اللہ ﷺ اذا اسراستنار وجھہٗ کانہ قطعۃ قمر"

آپ کا چہرہ مبارک بجلی کیطرح چمک رہا ہے۔ اور رسول کریم ﷺ جب خوش ہوتے تو آپ کا رخ انور اس طرح منور نظر آتا جیسا کہ چاند کا ٹکڑا ہے۔

(صحیح بخاری ص ۱۸۱ جلد ۲، مستدرک ص ۶۰۵ جلد ۲، دلائل نبوۃ ص ۲۲۰ جلد ۳ ابو نعیم حجۃ اللہ علی العالمین ص ۳۲۹، منتخب الصحیحین للنہانی ص ۳۸۰)

ایضاً طبقات ابن سعد ص ۳۲۵ میں حضرت کعب کے یہ دو شعر مرقوم ہیں۔

وکان بشیر النا منذرا
ونور الناضوئہ قداضا
فانقذنا اللہ فی نورہٖ
ونجی برحمتہ من لظی

اور تھے وہ ہمیں خوشخبری سنانے والے، ڈرانے والے اور ایسے نور جس کی چمک نے ہمیں منور کر دیا، پس اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے نور کی برکت سے اور اپنی رحمت سے ہمیں دوزخ سے بچایا۔

ابن کثیر نے یہ شعر نقل کیا ہے

وردناہ ونور اللہ یجلو
دجی الظلماء عنا والغطاء

اور ہم رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہمارے اندھیروں کی سیاہی اور تاریکی دور ہوگئی اور روشنی ہی روشنی ہوگئی اور سب پردہ اُٹھ گئے۔

(البدایہ والنہایہ ص ۳۳۶ جلد ۳)

عقیدہ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام المحدثین محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ اللہ الباری نے حدیث شریف درج فرمائی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ''**دعاالنبی ﷺ ثم رفع یدیہ ورایت بیاض ابطیہ**'' سید مرسلان فخر کون ومکان محمد مصطفےٰ ﷺ نے دعا فرمائی اور اپنے دونوں نورانی دستِ مبارک اُٹھائے تو میں نے آپ کے دونوں مبارک بغلوں کی سفیدی دیکھی۔

عقیدہ سیدنا ورقہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضور سرورکائنات حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ بعض محدثین نے آپ کو صحابہ میں شامل کیاہے والتسلیمات کے متعلق سیدنا ورقہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی شان بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

و یظھر فی البلاد ضیاء نورٍ
یقوم بہ الریۃ ان تموجا

اور شہروں میں نور کی روشی ظاہر ہوگئی جس نور کے صدقہ اور وسیلہ سے مخلوق قائم ہے کیونکہ وہ مبارک روشنی ٹھاٹھیں ماررہی ہے۔

(سیرت ابن ہشام ص ۱۹۲ جلد ۱، البدایہ والنہایہ ص ۳ جلد ۱، ص ۲۹۶ جلد ۲)

سیدنا عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیدنا محدث ابن جوزی اور علامہ سیوطی علیہما الرحمہ لکھتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔''**لماولد النبی ﷺ اشرقت الارض**''۔

(کتاب الوفا ص ۹۵، جلد ۱ خصائص الکبریٰ صفحہ ۱۲۷ جلد ۱)

جب رسول معظم نور مجسم ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تو آپ کے نور مبارک سے ساری زمین روشن اور منور ہوگئی۔

نور اندر، نور باہر کوچہ کوچہ نور ہے!
بلکہ یوں کہئے کہ سب دنیا کی دنیا نور ہے

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کسی نے کہا کہ مالک ہر دوسرا محمد مصطفیٰ ﷺ کا رخ انوار تلوار کی طرح تھا تو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

''لابل مثل الشمس والقمر اوکان مستد یرًا '' نہیں! بلکہ آپ کا چہرہ انور سورج اور چاند کی طرح نورانی اور چمکتا تھا۔

(بخاری شریف ص ۲۰۵ جلد ۱۔ مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۵، شمائل ترمذی، صحیح مسلم شریف ، مواہب اللدنیہ ص ۲۵۰ جلد ۱، انوار المحمدیہ ص ۱۲۴، دلائل النبوت بیہقی ص ۱۵۱ جلد ۱ ، ص ۱۹۳ اشفا شریف ص ۳۹ جلد ۱، ترمذی شریف ص ۲۰۴ ، حجۃ اللہ علی العالمین للنبہانی ص ۴۸۸، الخصائص الکبریٰ ص ۱۷۸ جلد ۱۔ رحمۃ للعالمین ص ۱۷۴ جلد ۲، دارمی شریف ص ۳۴ جلد النشر الطیب ص ۱۳۴، الصحیحین ص ۱۳۶)

فائدہ: چونکہ تلوار کی چمک بہت کم ہے نیز تلوار کے ساتھ تشبیہ سے یہ وہم پڑتا تھا کہ آپ کے چہرہ کی بہت لمبائی تھی اسی لئے صحابہ نے اس کی نفی فرمائی تاکہ محبوب میں عیب کا وھم تک نہ ہو۔

حضرت جابر بن عبداللہ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا مشاہدہ بیان فرماتے ہیں۔ ''رأیت النبی ﷺ فی لیلۃ اضحیان فجعلت انظر الیٰ رسول اللہ ﷺ والی القمروعلیہ حلۃ حمر آء فاذھواحسن عندی من القمر''

میں نے سید الشافعین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سرخ حلہ مبارک لئے ہوئے دیکھا اور چاند بھی اس رات پوری تابانی پر تھا یعنی چودھویں رات کا تھا اور میں نے ایک نظر چاند کی طرف دیکھا اور ایک نظر حضور پرنور ﷺ کی طرف دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ آپ کی نورانیت اور حسن چاند سے کہیں بڑھ کر زیادہ ہے۔

(شمائل ترمذی ص ۲، مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۸، اشعۃ اللمعات فارسی ص جلد ۴ مواہب اللدنیہ ص ۲۵۰ جلد ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۷۸ جلد ۱ دلائل النبوت بیہقی ص ۱۵۲ جلد ۱،

انوار المحمد یہ ص ۱۲۴، رحمۃ اللعالمین ص ۲۷۴ جلد ۲ قصص الانبیاء فارسی ص ۲۶۶)

فروغِ مہر بھی دیکھا نمود گلشن بھی
تمہارے سامنے کس کا چراغ جلتا ہے

حقیقت محمد یہ ﷺ

شیخ محقق، شیخ المحد ثین، شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ آنحضرت ۔بتمام از فرق تا قدم ہمہ نور بود کہ دیدہ خبرت در جمال با کمال وے خیرہ میشند مثل ماہ و آفتاب تاباں وروشن بود واگر نہ نقاب بشریت پوشیدہ بودے ہیچکس را مجال نظر و ادراک حسن اوراممکن نبودے۔

آنحضرت ﷺ سر مبارک سے لیکر قدم مبارک تک باکل نور تھے آپ کے جمال وکمال کو دیکھنے سے آنکھ چندھیا جاتی تھی چانداور سورج کی مانند روشن اور چکدار تھے اگر آپ لباس بشری میں نہ ہوتے تو کسی کا آپ کی طرف نظر بھر کر دیکھنا اور آپ کے حسن کا ادراک ممکن نہ ہوتا (مدارج ص ۱۲۹)

(۲) علامہ یوسف نبھانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ امام قرطبی نے فرمایا کہ:

"لم یظهر لنا تمام حسنه ﷺ لانه لوظهر لنا تمام حسنه لما اطاقت اعيننا رؤيته ﷺ" (انوار المحمد یہ)

نبی کریم ﷺ کا تمام نورانی حسن مبارک ہمارے سامنے ظاہر نہیں ہوا، اگر تمام حسن مبارک ظاہر ہو جاتا تو ہماری آنکھیں رسول اللہ کو دیکھنے کی تاب ہی نہ لائیں۔

سیدنا برا ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام بخاری رحمۃ اللہ الباری نے روایت نقل فرمائی ہے کہ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ نور مجسم رسول مکرم ﷺ کا چہرہ انور تلوار کی طرح چمکدار تھا،

تو آپ نے ارشاد فرمایا، "**لابل مثل القمر**" "نہیں! بلکہ چاند کی طرح منور تھا۔

(صحیح بخاری شریف ص ۱۶۷ جلد۲، ترمذی شریف ص ۲۰۴ جلد۲، انوار المحمدیہ، مسلم شریف، شمائل ترمذی ص ۲ خصائص الکبریٰ ص ۱۷۸ جلد ۱، مواہب اللدنیہ ص ۲۴۹ جلد ا مدارج النبوت، فارسی دلائل النبوت بیہقی ص ۱۵۱ جلد ا، حجۃ اللہ علی العالمین ص ۶۸۸)

چاند سے تشبیہ دینا کیا یہی انصاف ہے؟

محدث ملا علی قاری رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں کہ ''تشبیہ بعض صفاته بخو الشمس والقمر انما جرای علی اعادۃ الشعراء والعرب و الافلاشی ، بما ال شیاءً من اوصافه اذھی اعلیٰ واجل من کل مخلوق ''(جمع الوسائل بشرح الشمائل)

رسول انس و جاں سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی بعض صفات مبارکہ کو سورج اور چاند سے تشبیہ دینا یہ شاعروں اور عربی ادیبوں کی عام عادت اور طریقہ ہے وگرنہ حضور پُر نور ﷺ کی کسی بھی صفت مبارک سے کوئی شئے بھی برابری اور ہمسری نہیں کرسکتی اس لئے کہ نبی پاک ﷺ کی ہر صفت جملہ مخلوق سے افضل و اعلیٰ اور بالا ہے۔

سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام جلال الملۃ والدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل فرماتے ہیں۔

''اذا سجد یری بیاض ابطیه ''(خصائص الکبریٰ ص ۱۵۷ جلدا طبرانی جلدا ص ۹۸)

''یعلوبیاضه النور والاشراق ''(شرح شمائل محمدیہ ص ۲۵)

جب حضور اکرم ﷺ سجدہ فرماتے تو آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی جاتی تھی ان کی سفیدی سے نور اور چمک ظاہر ہوتی تھی۔

نیز فرماتے ہیں۔''ان المراد کان نیر البیاض ''(شرح شمائل محمدیہ ص ۲۵)

بے شک سفیدی سے روشن چمکدار مراد ہے۔

کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کعب بن زہیر مشہور شاعر ہیں پہلے ہمیشہ حضور ﷺ کی ہجو کیا کرتا تھا، فتح مکہ کے روز یہ فرار ہوگیا، کچھ عرصہ بعد یہ اپنے بھائی بحر بن زہیر کے ہمراہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے اپنے بھائی کو حضور ﷺ کی خدمت میں بھیجا تا کہ معلوم کرے کہ حضور ﷺ اس کا قصور معاف فرمائیں گے اور اس کے قتل سے درگزر فرمائیں گے یا نہیں۔ چنانچہ بحر بن زہیر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اور اسلام کی سعادت سے مشرف ہوئے پھر انہوں نے کعب کو کہلا بھیجا کہ آؤ اور مسلمان ہو جاؤ۔

حضور ﷺ تمہارے گناہوں سے درگزر فرمائیں گے۔ پس یہ خبر ملتے ہی کعب بن زہیر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور حضور ﷺ کی تعریف میں یہ قصیدہ پڑھا جس کا مطلع یہ ہے:

"بانت سعاد فقلبی الیوم مسؤل"

ان رسول اللہ حاکالسیف یستضا دبہ

مہند من سیوف اللہ مسلول

انبئت ان رسول اللہ اوعدنی

والعفو عند رسول اللہ ما قول

ترجمہ: تحقیق کہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کی تلوار کے مانند ہیں جس سے کفر کا اندھیرا روشن ہوگیا اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کشیدہ تلوار ہیں۔ مجھے ایسی خبر ملی کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ نے مجھے قتل کی بشارت دی ہے حالانکہ مجھے حضور ﷺ سے معافی کی امید ہے۔

حضور ﷺ نے صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ سنو! یہ کیا کہہ رہا ہے کہتے ہیں کہ حضور ﷺ اس کی نعت سے مسرور و خوشنود ہوئے اور اس کو بطور صلہ یا انعام اپنی چادر مبارک اڑھا دی۔ (مدارج النبوۃ جلد ۲ شرح بانت سعاد)

اصلاح

علامہ محمد بن عبدالباقی محدث علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جب بارگاہ نبوی میں حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ شعر پڑھا تو اس کا دوسرا مصرعہ اس طرح پڑھا تھا۔

"**مهند من سيوف الهند مسلول**" تو خدا کے محبوب دانائے غیوب نے اس مصرع کی اصلاح شروع کرتے ہوئے فرمایا کعب اس کو یوں پڑھو۔

"**مهند من سيوف الله مسلول**"

فائدہ وعقیدہ

اگر حضور ﷺ کی ذات نور نہ ہوتی تو جیسے آپ نے دوسرے مصرعہ کی اصلاح فرمائی اسی طرح یقیناً پہلے مصرعہ کی بھی اصلاح فرمادیتے۔ آپ کا پہلے مصرعہ کی اصلاح نہ فرمانا بین دلیل ہے کہ حضور ﷺ نور ہیں۔ کتب وہابیہ میں بھی یہ اشعار موجود ہیں (ادلۃ المسائل ص ۲۱۶ نواب بھوپالی) (المصطفےٰ از میر سیالکوٹی ص ۱۳۸) ورحمۃ للعلمین ص ۴۷۳)

مزید فوائد

(۱) حضور ﷺ کی نعت خوانی اور قصائد وغیرہ سنانا سنت صحابہ اور سننا سنت حضور ﷺ کی۔ جو اسے بدعت کہتے ہیں وہ خود بدعتی ہیں۔

(۲) نعت سن کر اظہار مسرت وخوشی سنت حضور ﷺ ہے جیسے آج کل نعت خوانی کے سامعین واہ واہ سبحان اللہ کہتے اور نعرہ تکبیر ونعرہ رسالت لگایا کرتے ہیں۔

(۳) نعت خواں کو انعامات سے نوازنا سنت حضور ﷺ ہے جیسے آج کل نعت خوانی کے درمیان اور بعد کو روپے دئے جاتے ہیں پھول پہنائے جاتے ہیں۔

جملہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ

محدث قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ شفا شریف میں تحریر فرماتے ہیں:

"**اماصورته وجمالهاوتنا سب اعضائه فی حسنهافقد جاء ت الاثار**

الضحیحته والمشهور ته الکثیرته بذلك من حدیث علی وانس بن مالك وابی هریره والبراء بن عازب وعائشته ام المومنین وابن عباس لته وابی حجیفته وجابر بن سمرته وام معبدوابن عباس وابی هالته ومعرض بن معیقب وابی الطفیل والعد اء بن خالد وجزیم بن فاتك وحکیم بن حرام وغیر هم رضی اللّٰه تعالیٰ عنهم''

ترجمہ: حضور ﷺ کی صورت مبارکہ حسن و جمال اور تناسب اعضاء شریف کے متعلق بہت سے آثار اور احادیث صحیحہ اور مشہورہ آئی ہیں۔ جو حضرت علی، انس بن مالک، ابو ہریرہ، براابن عازب، ام المومنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ، ابن ابی ہالہ، ابوحجیفہ، جابر بن سمرہ، ابن فاتک، حکیم بن حزام وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بیان فرمائی ہیں۔

اس کے بعد قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے جو احادیث شریفہ درج فرمائی ہیں ان میں یہ بھی ہیں۔

(۴) نعت خواں کی اصلاح سنتِ حضور ﷺ ہے۔

نوٹ (i) اصلاح اشعار کی ہو یا اس کے کردار کی۔ اسی لئے فقیر نعت خواں حضرات سے اپیل کرتا ہے کہ داڑھی مونڈنا یا چھوٹی داڑھی رکھنا سنتِ حضور ﷺ سے دشمنی اور پھر نعت خوانی۔

(ii) دنیوی لالچ سے نعت خوانی کرنا بھی موجب سخت مذمت ہے مزید بحثیں فقیر نے ''نعت خوانی کا ثبوت'' اور رسالہ ''نعت خوانی پر انعام'' میں عرض کر دی ہیں۔

حضرت ابوالطفیل عامر واصلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

کتاب الاستیعاب ص ۳۷۴ جلد ۱ میں ہے۔ کہ حضرت ابوطفیل عامر بن واصلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت رئیس المفسرین بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موجودگی میں یہ شعر پڑھا

ان لنبی هوالنور الذی کشطت

به عها یات ما ضینا و با قینا

ترجمہ: بے شک یہ نبی ہی وہ نور ہیں جن کے سبب ہماری سب پہلی پچھلی گمراہیاں دور کردی گئیں۔

عبداللہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت امام بخاری روایت نقل فرماتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ "**كان النبي ﷺ اذاسجد فرج بين يديه حتى نرىٰ ابطيه**" (بخاری شریف ص ۱۲۸ جلد۲)

ترجمہ: حضور ﷺ جب سجدہ فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اتنا کشادہ رکھتے تھے کہ ہم کو آپ کی دونوں بغلوں مبارک سے سفیدی نظر آتی تھی۔

اہل مدینہ کا استقبالیہ

جلیل القدر عظیم المرتبت محدثین کرام علیہم الرحمۃ نے اپنی مستند کتب میں یہ روایت رواج فرمائی ہے۔

"**لماقدم رسول الله ﷺ المد ينته جعل النساء والصبيان والولائد يقلن طلع البدر علينا ! من ثنيات الوداع وجبت الشكر علينا مادعالله داع** " (کتاب الوفا لابن الجوزی ص ۲۵۲ جلد۱)

ترجمہ: حضور ﷺ جب مدینہ منورہ میں ہجرت فرما کر جلوہ افروز ہوئے تو مدینہ منورہ کی عورتیں بچے اور لڑکیاں یہ اشعار پڑھتی تھیں کہ چودھویں رات کا مبارک چاند وداع کی گھاٹیوں پر ظاہر ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کی دعوت کا ہم پر شکر یہ ادا کرنا واجب ہے۔

فائدہ: یہی روایت بارہ ربیع الاول شریف کے جلوس کا ثبوت میں ہے تفصیل فقیر کے رسالہ "بارہ ربیع الاول کے جلوس کا ثبوت" میں ہے۔

سیدنا عوف بن ابی جحیفہ

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ سیدنا عوف بن ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کی بارگاہ اقدس میں دو پہر کے وقت حاضر ہوا۔ آپ

اس وقت خیمہ کے اندر تشریف فرما تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ باہر نکلے۔ انہوں نے اذان کہی پھر انہوں نے حضور ﷺ کے وضو مبارک کا بچا ہوا پانی مبارک نکالا۔ تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس پر ٹوٹ پڑے۔ بعد ازیں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اندر جا کر نیزہ لائے۔

"وخرج رسول اللہ ﷺ کانی انظر الیٰ وبیص ساقیہ"
(صحیح بخاری شریف)

"اذا فتر ضاحکا افتر عن مثل سنا البرق وعن مثل الغمام اذا تکلم رای کالنور یخرج من ثنایاہ"

(شفاء شریف ص ۳۹ جلد ا مطبوعہ مصر)

ترجمہ: محبوب خدا ﷺ جب مسکراتے تو آپ ﷺ کے دندان مبارک بجلی اور برف کے اولوں کی طرح چمکتے دکھائی دیتے تھے آپ ﷺ جب کلام فرماتے تو آپ ﷺ کے دندان مبارک کے درمیان سے نور نکلتا دکھائی دیتا۔ اسی طرح حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجمعین نے حضور ﷺ سے عرض کیا۔

"اخبر نا عن نفسک" اپنی ذات کے متعلق ارشاد فرمایئے۔ تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ **"انا دعوتہ ابی ابراھیم وبشری عیسیٰ علیہ السلام ورات امی حین حملت بی انہ خرج منھا نور اضاءت لہ قصور الشام"**۔

(خصائص کبریٰ ص ۱۱۴ جلد ا، ابن کثیر ص ۱۳۶ البدایہ والنھایہ ص ۲۷۵ جلد ۲)

ترجمہ: میں اپنے باپ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کا نتیجہ ہوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں۔ میں وہ نور ہوں کہ جب میری والدہ ماجدہ حاملہ ہوئیں۔ تو انہوں نے دیکھا کہ ان سے نور نکلا ہے کہ جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔

فائدہ: **"خرج منھا نور"** حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نور نکلا، اس جملہ

پر غور کرو کہ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مکہ معظمہ سے شام کے محلات آنکھوں سے دیکھے۔ اس سے واضح ثبوت اور کیا ہوسکتا ہے کہ اتنا دور کا فاصلہ نور کی چمک سے ملاحظہ فرمایا اور نور بھی کسی خارجی شے کا نہیں بلکہ وہی بی بی صاحبہ سے عالم بالا سے ان کے بطن مبارک میں تشریف لایا یعنی حضور ﷺ کا وجود مسعود جسے ہم اہلسنت نور و بشر کے لباس سے تعبیر کرتے ہیں اور مخالفین اپنے جیسا عام بشر مانتے ہیں۔

نزولِ نور

یہ نور چمکتا ہوا منتقل ہوا چنانچہ علامہ شمس الدین بن ناصر الدین الدمشقی علیہ الرحمۃ نے فرمایا: "منتقل احمد نورا عظیما تلالافی جباہ الساجدینا"

ترجمہ: احمد مجتبیٰ ﷺ کا نور مبارک منتقل ہوکر سجدہ کرنے والوں کی پیشانیوں میں چمک اٹھا (المقامات السندسیہ ص ۱۲ مسالک الحنفاء ص ۴۵ الدرج المنفیہ ص ۱۶)

علامہ شہرستانی علامہ ابوالفتح محمد بن عبد الکریم بن ابی بکر احمد الشہرستانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس سے ان کا عقیدہ واضح ہوتا ہے۔ نور محمدی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پشت مبارک سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پشت مبارک میں منتقل ہوا پھر وہ نور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں جلوہ فگن ہوا یہاں تک کہ وہ نور حضرت عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہونچا اور اسی نور مبارک کو ہاتھی نے سجدہ کیا۔

"وبرکتہ ذالک النور دفع اللہ تعالیٰ شرابرھتہ"

اور اسی نور محمدی کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ابرھہ کا شر دفع کردیا۔

(کتاب الملل والنحل الشہرستانی ص ۲۳۸ جلد ۲ مسالک الحنفا للسیوطی ص ۴۰ الدرج المنفیہ ص ۱۲ التعظیم والمنۃ ص ۵۵)

علامہ محمد بن علی الصبان رحمۃ اللہ علیہ

"انقل النور الذی کان فی وجہ عبد اللہ والدہ الیٰ وجھا"

حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرہ مبارک میں جو نور محمدی تھا وہ سیدتنا حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے چہرہ اقدس کی طرف منتقل ہوگیا۔

(اسعاف الراغبین علیٰ تنویر الابصار)

اور حضرت العلامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''قال لامام الواز ی الحق ان محمد ﷺ قبل الرسالته ماکان علیٰ شرع بنی من الانبیاء وھو المختار عند المحققین من الحنفیته لانه لم یکن نامته نبی قطه لکنه کان فی مقام النبوته قبل الرسالته وکان یعمل بماھوا لحق الذی ظھرعلیه فی مقام النبوته بالوحی الخفی والکشوف الصادقه من شریعته ابراھیم وغیر ھا کذانقله القونوی فی شرح عقا ئد النسفی وفیه دلالته علیٰ ان نبوته لم تکن مسخر ته فیما بعد الاربعین کماقال جماعته بل اشارته الی انه من یوم ولادته متصف بنعت نبر ته بل یدل''

حدیث﴿ ''کنت نبیاء وآدم بین والجسد علیٰ انه متصف یوصف النبوته فی عالم الارواح قبل خلق الاشیاح والنبوته وصف خاص له لانه محمول علیٰ خلقه للنبوته ولاستعد رادالر سالته کما یفھم من کلام الامام حجته الاسلام فانه خیر لایحصل من غیره حتی یصلح ان یکون نبینا وموصوف لھٰذا لنعت بین الانام''۔

(شرح الفقہ الاکبر)

ترجمہ: امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حق یہ ہے کہ حضور ﷺ نبوت کے اظہار سے پہلے کسی خاص نبی علیہ السلام کی شریعت پر نہ تھے۔ محققین کے نزدیک یہی حق ہے حنفیوں کا مذہب بھی یہی ہے اس لیے کہ آپ ﷺ کسی نبی کے امتی تو نہیں تھے بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام آپ ﷺ کے امتی ہیں کیونکہ آپ ﷺ اظہار نبوت سے پہلے ہی نبوت کی صفت سے موصوف تھے۔ آپ ﷺ اس پر عمل فرماتے جو آپ ﷺ پر بذریعہ وحی خفی ظاہر ہوتا یا سچے کشفوں پر جو کہ آپ ﷺ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت وغیرہ ظاہر ہوتے ایسے ہی قونوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''شرح عقائد النسفی'' میں بیان فرمایا یہ دلیل ہے اس کی کہ آپ ﷺ کی نبوت چالیس سال کی عمر کے بعد کی نہیں جیسا کہ ایک

جماعت نے کہا بلکہ بوقت ولادت نبوت کی صفت سے موصوف تھے۔ بلکہ اشباح کی تخلیق سے پہلے عالم ارواح میں نبوت سے موصوف تھے اور نبوت آپ ﷺ کا وصف خاص ہے یعنی آپ ﷺ کی تخلیق ہی نبوت کے لئے ہوئی اور رسالت کی استعداد صرف آپ ﷺ میں تھی ایسے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام سے سمجھا جاتا ہے اس وقت یہ نہیں کہ آپ ﷺ غیر سے کچھ حاصل کر کے نبوت کے اہل اور لوگوں کے درمیان نبوت سے موصوف ہوئے۔

علامہ حلبی نے فرمایا کہ:

''فلما خلق اللّٰه آدم علیه السلام جعل ذلك النور فی ظهر ه ای فهو جال كونه نور اسابق علٰی قریش حالته كونها نور ابل سیاتی مایدل علٰی ان نوره ﷺسابق علٰی سائر المخلوقات بل بذلك المخلوقا ت خلقت منْ ذلك النور آدم وذریته''۔

(السیرۃ الحلبیہ ص۲۹ جلد ا)

ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو وہی نور ان کی پشت میں رکھا یعنی حضور ﷺ نور تھے ابھی قریش کا وجود نہ تھا بلکہ دلائل سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ کا نور تمام مخلوق سے پہلے ہے بلکہ حقیقت یہ ہے تمام مخلوق یہاں تک کہ حضرت آدم علیہ السلام اور آپ کی اولاد حضور ﷺ کے اسی نور سے پیدا ہوئی اور امام یوسف نبھانی نے فرمایا کہ۔

''وانه ﷺهو النور المحيط بالعرش والكرسی واللوح والقلم والسماولارض والجنته والنار جميع العالم'' (جواہر البحار ص۱۰۲ جلد۳)

ترجمہ: اسی نور کے احاطہ کی وجہ سے ہی حضور ﷺ کے حاضر و ناظر کے قائل ہیں اس کی تفصیل فقیر کی کتاب ''دلوں کا چین'' میں ہے۔

اسی نور کا عالم دنیا تشریف لانا سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کے واسطہ سے ہوا جو کہ وہی نور اقدس سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں جلوہ گر ہوا، چنانچہ تفصیل ''سیرتِ حلبیہ'' میں ہے۔

وہی نور پشت بہ پشت منتقل ہوکر حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن مبارک سے شب سوموار ۱۲ ربیع الاول کی صبح کو عرب میں ظہور پذیر ہوا۔

بشریت حجاب (چولہ)

بشریت حضور ﷺ کا کوئی مسلمان بھی منکر نہیں دیوبندیوں وہابیوں کا اہلسنت پر بہتان ہے کہ یہ بشریت حضور ﷺ کے قائل نہیں ہاں ہم بشریت ظلمانیہ کے قائل نہیں بلکہ آپ ﷺ کی بشریت نوری ہے اور لباس اور عارضی ہے اور بے عیب اور صاف وشفاف اسی لیے ہم کہتے ہیں آپ ﷺ بے مثل بشر ہیں۔ کسی نے خوب فرمایا ہے۔

؎ محمد بشر لا کا بشر

کالیا قوت حجر لا کا لحجر

ترجمہ: محمد ﷺ بشر ہیں لیکن عام بشر کی طرح نہیں، یاقوت پتھر ہے لیکن عام پتھروں کی طرح نہیں۔

اقوال العلماء

(۱) حضرت علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''ان النبی ﷺ نور محض ولیس اللنور ظل وفیه واشار ته الی وجو د الکون الظلی وهونور الجسد فی صورته البشر قیل کذلك الملك اذا تجسد بصورته الانسان لایکون ظل''۔

(جواہر البحار ص۱۸۲ جلد۴)

ترجمہ: بے شک نبی ﷺ خالص نور ہیں اور نور کا سایہ نہیں ہوتا۔ اس میں اشارہ ہے کہ وجود ظلی ہیں اور نور جسمانی۔ صورتہ بشر میں ہے کہا گیا ہے یونہی ملک ہے جب وہ صورت میں متمثل ہو۔

(۲) امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شفاء شریف میں لکھتے ہیں:

''فاقام بینهم وبینه مخلوقا من جنسهم فی الصور ته والبسه من نفته الرافته والرحمته''

ترجمہ: لوگوں اور اپنے مابین ان کی جنس سے آپ ﷺ کو صورت بشر میں پیدا فرمایا اور آپ ﷺ کو صفت رافت و رحمت سے نوازا۔

فائدہ: ثابت ہوا کہ بے عیب بشریت حضور ﷺ کا لباس ہے کیا اور لباس پردہ ہے اور قاعدہ ہے کہ پردہ اور ہوتا ہے اور ملبوس اور۔ واضح ہوا کہ حضور ﷺ کی بشریت آپ ﷺ کا لباس ہے نہ کہ حقیقت۔

(۳) حضرت سیدنا ابو العباس تجانی فرماتے ہیں کہ:

"وقد كان رسول الله ﷺ قبل النبوته من حين خروجه من بطن اميه لم يزل من اكابر العار فين ولم يطرا عليه حجاب البشريته الحامل بينه وبين مطالعته الحضرته الا نهيته القدسيته"

(جواہر البحار جلد ۳ ص ۵۲)

ترجمہ: بے شک رسول اللہ ﷺ نبوت سے پہلے اپنی والدہ کے شکم کے وقت سے اکابر عارفین میں سے تھے۔ اور آپ ﷺ پر بشریت کا طاری ہونا حضرت امیہ قدسیہ کے مطالعہ سے حائل نہ ہوا۔

(۴) امام المحققین سند المحدثین عبد الحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بشریت حضور ﷺ کا پردہ ہے۔ اصل عبارتِ مدارج ہم نے "الاکسیر فی امتناع النظیر" میں لکھ دی ہے۔

(۵) حضرت علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا" **وانما حسن الهيبته والوقار تستطيع رونيته الابصارومعه ذلك قال سيدنا سيدنا حسان رضى الله تعالىٰ عنه لما نظرت الى انوار ﷺ وصفت كفى على عينى خوفامن ذهاب بصرى**" (جواہر البحاری ص ۳۴۷ جلد ۱)

ترجمہ: اور بے شک آپ ﷺ کا حسن ہیبت و وقار سے پوشیدہ رکھا گیا تا کہ دیکھنے کے لئے آنکھوں کی طاقت ہو اس کے باوجود بھی حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب میں نے حضور ﷺ کے انور کی طرف دیکھا تو اپنی آنکھوں پر ہتھیلی رکھ دی اس خوف سے کہیں میری بینائی نہ چلی جائے۔

(٦) شیخ عبدالکریم الحلبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"فان بشریتہ ﷺ معدومتہ لااثر لھا بخلاف غیرہ من الانبیاء والاولیاء فانھم وان زالت عنھم البشر یتہ فانمازوالھا عبارتہ عن استار ھاکما تستر النجوم عند ظھور الشمس فانماو ان کا نت مفقو دتہ فھی موجودتہ الحکم حقیقتہ وبشر یتہ ﷺ"۔

(جواہر البحار جلد ا۔ ص ۴۵)

ترجمہ: بے شک حضور ﷺ کی بشریت معدوم ہے اس کا کوئی اثر باقی نہ رہا بخلاف دیگر انبیاء واولیاء کے کہ ان سے بشریت زائل ہوتی بجز این نیست کہ اس کا زوال عبارت ہے پوشیدہ ہونے سے جیسے ستارے سورج کے ظہور کے وقت چھپ جاتے ہیں اگر ان کا عین مقصود ہے لیکن وہ حقیقت کے حکم میں ہیں لیکن حضور ﷺ کی بشریت تو مقصود ہے۔

(۷) ابن عمادالدین دبیر کاشانی خلد آبادی فرماتے ہیں اور ۷۳۲ھ میں خواجہ برہان الدین کے مرید ہوئے فرماتے ہیں۔

"فرماں شدآں نور ابھفتا د ھزار حجاب بپو شندتاروشنائی ماہ آفتاب ناپد ید نشود" (شمائل الاتقیا، صفحہ ۴۴۲)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ فرمان ہوا کہ حضور ﷺ کے نور کو ستر ہزار پردوں میں چھپائیں تاکہ چانداور سورج کی روشنی چھپ نہ جائے۔

(۸) حضرت الشیخ مولانا فخر جہاں یعنی پیر ومرشد خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف نے فرمایا کہ:

"باپرد ھا چوں آمد ی شور قیامت شدعیا ں بے بردہ گرآئی بیروں بسوزدھمہ کون ومکان"

(۹) علامہ عارف الغوث المعظم عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ۔

"واعلم ان انوار المکونات کلھامن عرش وفرش وسمٰوات وجنات وحجب ومافوقھا وماتحتھا اذا"

ترجمہ: اور آسمانوں اور زمینوں اور بہشتوں اور پردوں اور ان کے اوپر نیچے سے ان سب کے انوار جب تو جمع کرے تو ان سب انوار کو نور نبی سے بعض ایک حصہ پائے گا۔

علامہ عارف وغوث عبدالعزیز دباغ علیہ الرحمۃ نے فرمایا:

" واعلم ان انوارالمکوبات کلھامن وعرش وفرش وسمٰوات وجنات وحجب ومافوقھاوماتحتنا اذا جمعت کلھا وجد ت بعضا من نور النبی ﷺوان مجموع نور ہ ﷺلووضع علی العرش لذاب ولروضع علی الحبجب السبعین التی فوق العرش لتھا فتت ولوجمعت المخلوقات کلھا ووضع علیھا ذالک النور العظیم لھافتت وتسا قطت "۔(کتاب الابریز صفحہ۲۵۳ جواہر البحار ج۲ ص ۲۸۵)

کائنات ۔کےکل انوار عرش وفرش اور آسماون اوز مین اور بہشتوں اور ان کے اوپر اور نیچے سے ان سب کے انوار جب تو جمع کرے تو ان سب انوار کونور نبی سے بعض ایک حصہ پائیگا اور اگر حضور کا سارا نور عرش پہ رکھا جائے تو عرش پگھل جائے گا۔ اور اگر عرش کے اُوپر والے ستر حجابوں پر رکھا جائے گا تو وہ ریزہ ریزہ ہوکر باریک باریک بر پا اوران کی طرح اُڑنے لگیں گے اور اگر تمام مخلوق کو جمع ہوکر اس پہ یہ نور عظیم رکھا جائے تو وہ تمام مخلوق ریزہ ریزہ ہوکر گر جائے گی۔

قصہ قرآن سے استدلال

تفسیر روح البیان پارہ نمبر۹ میں ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالےٰ سے ہمکلام ہوکر واپس ہوئے تو کسی کو ممکن نہ تھا کہ جلوؤں کے پر تو کیوجہ سے ان سے گفتگو کرسکے اس لئے تادم واپسیں آپ حجاب میں محجوب رہے۔

مروی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زوجہ مکرمہ نے موسیٰ علیہ السلام سے عرض کی آپ سے میں بیوہ تونہیں ہوچکی کہ جب سے آپ اللہ تعالیٰ کی ہمکلامی سے مشرف ہوئے اس وقت سے میں آپ کے چہرہ کی زیارت سے بھی محروم ہوں، جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی زوجہ محترمہ کے لئے چہرے سے نقاب ہٹایا توانہیں موسیٰ علیہ السلام کا رخ انور سورج کی طرح چمکتا ہوامحسوس ہوا، یہاں تک کہ بی بی کوتھوڑی دیر کے لئے موسیٰ علی السلام کے چہرے سے اپنے منہ پر ہاتھ رکھنا پڑا جیسا کہ عموماً سورج کو دیکھنے سے چہرے پر ہاتھ رکھا جاتا ہے۔

تبصرہ اویسی

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بے پردہ اور بلاواسطہ نہیں بواسطۂ جبل جلوہ ذات کا

نہیں صفت کا وہ بھی صفت ربوبیت جو عالم انسانی کو قریب ہے اور وہ بھی کل نہیں صرف سوئی کے ناکہ برابر اور وہ زیادہ دیر نہیں صرف آن واحد تک اور ہمارے آقا ومولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام کو بلاحجاب اور بلا واسطہ عین ذات کا دیدار وہ بھی لامکان اور آن واحد نہیں غیر معلوم مدت تک لیکن موسیٰ علیہ السلام پر جلوہ کا اثر وہی جو اوپر مذکور ہوا اور یہاں واپسی پر کوئی پردہ نہیں دیکھ کر کوئی بے ہوش نہیں ہوتا تو پھر ہم کیوں نہ کہیں یہی بشریت حجاب اور چولہ ہے۔

(۵) حدیث ابن البزار کی شرح میں ملاعلی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ:

" الجملہ الشرطتیہ خرنان لکان والتقیہ یہ نطھور النور الحسی والمعنوی حینئذٍ " (جمع الوسائل ص ۵۵ جلد ا)

جملہ شرطیہ دوسری کان کی خبر سے اسے مقید کرنے میں اشارہ ہے کہ آپ حسی نور بھی ہیں معنوی بھی۔ اور اسی حدیث کی شرح میں امام خفاجی نے فرمایا:

"روی ابن کثیر النور من شنتیہ وھی الاظھر ولذا قیل الکاف زائد ہ" (نسیم الریاض جلد ا ص ۳۵۵)

(۶) ابن کثیر نے روایت کیا کہ نور حضور علیہ السلام کے دندان مبارک سے ظاہر تر ہے اسی لئے کہا گیا ہے کہ حدیث میں کاف زائدہ ہے۔

(۷) حضرت امام شیخ محدث عبدالرؤف مناوی نے اس حدیث کی شرح میں فرمایا وہ نور حسی تھا (جو نظر آتا تھا) اور جو شخص اس طرف گیا کہ وہ معنوی نور تھا" **فذلك النور جسی ومن صارالی انہ معنوی و زعم ان المراد الفاظل علی طریق التشبیہ وانہ اشاربذالك الی انہ لایقول الاحقاوالی القرآن اوالسنۃ فقد وھم ومافھم قولہ**"" "ری ء"۔

اور جو شخص اس طرف گیا کہ وہ معنوی نور تھا اور یہ گمان کیا کہ بر طریق تشبیہ مراد حضور کے الفاظ ہیں۔ اور راوی نے اس سے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ حضور حق ہی بولتے ہیں، یا قرآن یا سنتہ کی طرف اشارہ کیا، ایسے شخص نے وہم کیا اور ابن عباس کے قول "ری ء" کو نہیں سمجھا۔

(شرح الشمائل ظمناوی علی ہامش جمع الوسائل جلد ا، ص ۵۵، ۵۶)

نیز اسی حدیث کی شرح میں امام مناوی نے فرمایا:

''کانت ذاته الشریفته کلها نورا ظاهر وباطنا حتیٰ انه یمنح استحقه من اصحابه'' حضور علیہ السلام کی ذات پاک سراپا نور تھی ظاہراً بھی باطناً بھی، یہاں تک کہ آپ ﷺ ظاہری نور بھی صحابہ میں جسے چاہتے عطا فرماتے۔

فائدہ : اس کے بعد حضرت طفیل دوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قصہ دعویٰ کی دلیل میں لکھا جسے فقیر نے رسالہ ''نبی نور گر'' میں تفصیل سے لکھ دیا ہے۔

(۸) حضرت علامہ صاوی رحمۃ اللہ نے فرمایا:

''**وسمی نور الانه ینور البصائر ویهدیها للرشاد ولانه اصل کل نور حسی ومعنوی**'' (صاوی ص ۲۳۹ جلد ۱)

حضور ﷺ کا نام (اس آیت میں) نور رکھا گیا، اس لئے کہ حضور عقول کو روشن کرتے ہیں اور ان کو رُشد کے لئے ھدایت کرتے۔

(۹) حضرت علامہ فاسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''**ونورہٗ ﷺ الحی والمعنوی ظاهر واضح لامع الابصار والبصائر**'' (لائح مطالع المنز ات ص ۲۲۰)

حضور ﷺ کا نام نور حسی و معنوی ظاہر روشن آنکھوں سے دیکھا جاتا اور بصیرۃ والوں کو تو خوب محسوس ہوتا۔

(۱۰) حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالےٰ نے فرمایا:

''**وای مانع من ان یجعد النعتا ن للرسول علیه السلام فانه نور عظیم لکما ل ظهور ہ بین الانوار وکتا ب مبین من حیث انه جامع لجمیع الاسرار ومظهر الاحکام والاحوال والاخبار**''۔

(شرح شفا ص ۱۱۴ جلد ۱)

کونسا مانع ہے کہ دونوں صفتیں نور و کتاب حضور ﷺ کیلئے ہوں اس لئے کہ آپ عظیم نور تھے اپنے کمال ظہور کیوجہ سے تمام انوار میں ظاہر اور کتاب بھی اس اعتبار سے آپ جمیع اسرار کے جامع اور جمیع احکام واحوال واخبار کے مظہر تھے۔

تلک عشرۃ کاملہ ۞

حضور ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ ''جب حضور میرے رحم میں آئے مجھے حمل کا کچھ بھی بوجھ محسوس نہ ہوا، انبیاء کرام ورسل عظام

علیہم الصلوٰۃ والسلام میری ملاقات کے لئے تشریف لاتے تھے، جس وقت آپ رحم مادر میں جلوہ گر ہوئے، ''**فرأیت وحوش المغرب الیٰ وحوش المشرق وکذالك اھل البحار بیشوبعضھم وبعضاً۔**''
(تاریخ الخمیس، مواہب الدنیہ، خصائص کبریٰ)
ترجمہ: مغرب کے جانور مشرق کی طرف دوڑے اور اسی طرح سمندر کے جانور بھی ایک دوسرے کو خوشخبری دے رہے تھے کہ ''**قد جاء کم من اللہ نور اللہ**'' اللہ کی طرف سے تمہارے پاس نور آ گیا، پیغمبر آخر الزمان، خاتم النبین رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوگئے۔

(۲) ''**وکانت قریش فی جد ب شدید وضیق فاخضرت الارض وحملت الاشجار اتاھم الرفدُ من کل جانب وسمیت تلك السنة سنة الابتھاج**'' (زرقانی، مواہب)
ترجمہ: ان دنوں قریش سخت خشک سالی (قحط) اور بڑی تنگی میں تھے، حضور کے رحم مادر میں جلوہ گر ہونے کی برکت سے ہر طرف سے زمین سرسبز ہوگئی اور درختوں میں پھل لگ گئے، قحط دور ہوا خوشحالی آ گئی اور اس سال کا نام بھی خوشحالی اور مسرت کا سال ہوگیا۔

(۳) '' **واذن النساء تلك السنة ان یحملن ذکوولکرامة محمد** صلی اللہ علیہ وسلم'' (خصائص کبریٰ، وتاریخ الخمیس)
ترجمہ: کرامت میں اللہ تعالےٰ کا حکم صادر ہوا کہ اس سال حاملہ ہونے والی سب عورتوں میں نر بچے ہوں۔

''**وکالت آمنة اتانی آتٍ وانا بین النائعمة اویقضا ن فقال ھل شعرت انك قد حملت بسید الانام ونبی ھذہٖ الامعة**''
ترجمہ: حضرت آمنہ فرماتی ہیں، میں نینداور بیداری کے درمیان تھی کہ ایک فرشتہ نے میرے پاس آ کر کہا کہ تجھے معلوم ہوا کہ تو سید الانام اور اس امت کے نبی کو اپنے پیٹ میں لئے ہوئے ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حمل میں تشریف لانے کے بعد آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پتھروں پر سے گزرتیں تو آپ کے قدموں کے نیچے پتھر نرم ہوجاتے اور جب وہ

کنوئیں پر پانی لینے جاتیں تو کنوئیں کا پانی خود بخود کنوئیں کے منہ (کناروں) تک آجاتا اور ابل کر آپ کے قدموں کے نیچے بہنے لگتا۔ (آثار الاول اخبار الدول)
اور نورانی بادل حضرت آمنہ کے سر پر سایہ کئے رہتا۔ (آثار الاول)
(۶) حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت آمنہ نے خوب میں دیکھا کہ آپ کو کہا گیا کہ تیرے رحم میں خیر البریہ اور سید اللعالمین ہے اس کی نشانی یہ ہے کہ وقت ولادت ایسا نور نکلے گا کہ اس کی روشنی ملک شام کے بصرہ شہر کے محلات کو روشن کردے گی، جب یہ پیدا ہو تو اس کا نام محمد رکھنا۔ (دلائل النبوت)
(۷) حضور ﷺ اپنی والدہ کے شکم مبارک میں پورے نو ماہ رہے اس دوران حضرت آمنہ کو نہ کوئی درد لاحق ہوا اور نہ کوئی ایسا عارضہ لاحق ہوا، اور جو عموماً حاملہ عورتوں کو عوارضات لاحق ہوا کرتے ہیں اور نہ ہی پیٹ بڑھا۔
(۸) حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، مجھے میری والدہ نے بتایا جو حضور ﷺ کی ولادت کے موقعہ پر حضرت آمنہ کے پاس خدمت کے لئے موجود تھیں، جس رات حضور کی ولادت کے موقعہ پر حضرت آمنہ کے پاس خدمت کیلئے موجود تھیں، جس رات حضور کی ولادت ہوئی۔ فرماتی ہیں کہ میں گھر کی جس چیز کی طرف دیکھتی تھی، مجھے نور ہی دکھائی دیتا تھا، میں نے دیکھا کہ ستارے جھکتے اور قریب ہو رہے ہیں، (یہ ستارے ملائکہ کے انوار تھے۔ جو حجرہ مبارکہ کو زمین سے آسمان تک گھیرے ہوئے تھے گویا کہ وہ مجھ پر گر پڑیں گے، میں نے کعبہ کو دیکھا کہ نور سے معمور ہو گیا ہے۔ (بیہقی، مواہب اللدنیہ اور خصائص کبریٰ)
(۹) حضرت آمنہ فرماتی ہیں جب حضور میرے شکم سے باہر آئے آپ کیساتھ ایک ایسا نور ظاہر ہوا کہ اس سے مشرق و مغرب کی ہر چیز روشن ہوگئی۔ اور میں نے دیکھا کہ حضور نے تولد ہوتے ہی سجدہ فرمایا، آپ ہاتھ کی انگلی مبارک اٹھائے فصیح زبان سے کہہ رہے تھے۔ ''لا الہ الا اللہ انی رسول اللہ'' اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں بلا شبہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ (خصائص کبریٰ شواہد النبوت)
(۱۰) نیز فرماتی ہیں، پھر میں نے دیکھا کہ ایک سفید بادل آسمان سے آیا حتیٰ کہ اس بادل نے حضور ﷺ کو ڈھانپ لیا اور میں نے منادی کی آواز سنی۔ وہ کہہ رہا تھا، اس کو (حضور ﷺ کو) زمین کے مشارق و مغارب کی سیر کراؤ، تاکہ سب اس کے نام، اس کی

شان اور اس کی صورت کو جان پہچان لیں، اور اسے ایک خُلقِ آدم، معرفتِ شیث، شجاعت نوح، خلتہ ابراہیم، لسان اسماعیل، رضاء اسحاق، فصاحتِ صالح، حکمۃ لوط، بشارت یعقوب، شدت موسیٰ، صبر ایوب، طاعتِ یونس، عصمتِ یحیٰ عطا کر دو اور تمام انبیاء کے جملہ اخلاق سے مزین کر دو، پھر حضور جو میری نظر سے پوشیدہ ہو گئے تھے، ظاہر ہو گئے تو میں نے ان کی جانب دیکھا حضور مجھے چودھویں شب کے چاند کی طرح دکھائی دیے، حضور سے کستوری کی طرح خوشبو کی لپٹیں اٹھ رہی تھیں۔

(مواہب اللدنیہ)

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ نے فرمایا۔

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ کہ کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

(۱۱) حضرت عبدالمطلب فرماتے ہیں، جس شب میں محمد ﷺ کی ولادت ہوئی میں کعبہ کا طواف کر رہا تھا، جب آدھی شب گزر گئی، میں نے دیکھا کہ کعبہ نے مقام ابراھیم کی طرف سجدہ کیا، اور میں نے تکبیر کی آواز سنی، اللہ اکبر اللہ اکبر، اب میں مشرکین کی نجاستوں سے پاک ہو گیا۔ (شواھد النبوت)

فائدہ : اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کعبہ کے بھی کعبہ ہیں۔

(۱۲) حضور ﷺ مختون (ختنہ شدہ) ناف بریدہ پیدا ہوئے آپ کی والدہ ماجدہ، آمنہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں، میں نے حضور کو جنا پاک، صاف ستھرا آپ کے جسم پر آلائش نہ تھی۔ (شفا قاضی عیاض)

فائدہ : اور جب ہم پیدا ہوئے تو اس کی سب کو خبر ہے پھر ہم کس منہ سے کہیں کہ وہ بھی بشر اور میں بھی بشر۔

(۱۳) جس رات حضور ﷺ کی ولادت ہوئی ایوانِ کسریٰ شہنشاہ ایران کا محل پھٹ گیا اور اس کے چودہ (۱۴) کنگرے ٹوٹ کر گر پڑے، آتش کدہ فارس کی آگ جو ایک

ہزار سال سے مسلسل جل رہی تھی۔ بجھ گئی، اس سے پہلے کبھی نہ بجھی تھی، نہر فرات اپنا بہاؤ چھوڑ کر ساوہ کے کھالے مین جاپڑی اور بحیرہ ساوہ کا پانی زمین میں اتر گیا، خشک ہوگیا۔ (بیہقی، ابونعیم، ابن عساکر اور مواہب اللدنیہ)

چودہ کنگرے گرنے کی تعبیر یہ ہے کہ فارس کی عظیم سلطنت چودہ بادشاہوں کے بعد تباہ ہوجائے گی، چار برس میں دس بادشاہ ختم ہوئے باقی چار بادشاہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت تک ہوئے اور ان کا بھی خاتمہ ہوگیا ایران کو مجاہدین اسلام نے فتح کر کے مملکت اسلامیہ میں شامل کرلیا۔

فائدہ ﴾ عراق میں تاحال محلِ کسریٰ کی دراڑ موجود ہے مدائن (المعروف) سلمان پارک بغداد سے چند میلوں پر واقع ہے، فقیر ۱۴۱۱ھ میں بغداد معلّٰی حاضر ہوا اور زیارات مزارات کے سلسلہ میں حاضری ہوئی، سیدنا سلمان فارسی وسیدنا ابوحذیفہ ودیگر صحابہ کرام کے مزارات عراق وبغداد میں ہے۔

ازالہ وہم ﴾

حضور ﷺ کو خدا کے نور سے مخلوق ماننے کا یہ مطلب نہیں کہ (معاذاللہ) حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کا جزو ہیں، بلکہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے نور ذات کی تجلی اور اس کا جلوہ ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے خود فرمایا ہے کہ ''**انا رأة جمال الحق**'' میں اللہ تعالیٰ کے جمال کا آئینہ ہوں۔

ہاں عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اقانیم ثلاثہ میں سے ایک اقنوم مانتے ہیں اور'' **اب وابن وروح القدس** ''تینوں کو اجزا قرار دے کران کے مجموعہ کو خدا کہتے ہیں۔ مختصر یہ کہ خدائے قدوس کے لئے اس کے نور ذات کا جلوہ ماننا اسلام ہے اور اس کے لئے جزو ثابت کرنا عیسائیت ہے۔

دیوبندی وہابی عیسائی بھائی بھائی ﴾

ہمارے بار بار لکھنے بتانے اعتماد دلانے کے باوجود یہ لوگ ہم پر کھلے بندوں بہتان بازی والزام تراشی سے، باز نہیں آتے اسی لئے ہمیں مجبوراً کہنا اور لکھنا پڑا ورنہ کہاں سنیت لیکن چونکہ ان کے ذہنوں میں عیسائیت کا خمار ہوش میں نہیں آنے دیتا۔

ی لئے یہ لوگ تا قیامت اس بہتان تراشی سے باز نہیں آئیں گے، فقیر ان کے الزام
بہتان کا جواب عرض کرتا ہے اور کسی کو خدا کا ٹکڑا اور جزو ماننا لازم آتا ہے، اور کسی کو
خدا کا ٹکڑا اور جزو ماننا عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔

الجواب

نور دو قسم پر ہے، نور ذاتی، اور نور عطائی۔ نور ذاتی تو اللہ تعالیٰ کا نور ہے، نور
عطائی، حضور ﷺ کا اور دیگر مخلوقات کا نور ہے، حضور کے نور ہونے کے یہ معنی ہیں کہ
خدا کا فیض بلا واسطہ لینے والے، اور خدا کا فیض تمام کائنات کو پہنچانے والے ہیں،
یہی معنی ہے، اس حدیث کا:

"انامن نور اللّٰہ وجمیع الخلق کلهم من نوری"۔

میں اللہ کے نور سے ہوں اور جملہ مخلوق میرے نور سے۔ یعنی حضور سرور عالم
ﷺ نور خدا کے نور کا ٹکڑا نہیں اور خدا کا نور مصطفےٰ کے نور کا مادہ نہیں، بلکہ حضور
ﷺ خدا کے نور کے فیض سے پیدا ہوئے اور آپ کا نور اللہ تعالیٰ کے نور کا پرتو اور
روشنی ہے جیسے ایک مشعل ہو تو اس کی روشنی کے متعلق سب یہی کہتے ہیں کہ یہ روشنی
مشعل کی ہے لیکن اس سے یہ معنی ہرگز مراد نہیں ہوتا کہ یہ روشنی اس مشعل کا ایک ٹکڑا
ہے، اس طرح بلا تشبیہ حضور ﷺ کا نور خدا کے نور کا ٹکڑا نہیں بلکہ خدا کے نور کی تجلی
و روشنی اور اس کے نور کا پرتو عکس ہے، نیز جس طرح ایک مشعل سے ہزاروں مشعلیں
روشن کردی جائیں تو اس پہلی مشعل کی روشنی ذرہ بھر بھی کم نہیں ہوگی، اسی طرح حضور
ﷺ کے خدا کے نور سے پیدا ہونے سے خدا کا نور بھی کم نہیں۔

ارشادِ حق تعالیٰ

"**نور من نور اللّٰہ**" سے وہم کرنا اور اس سے اللہ تعالیٰ کے نور کا ٹکڑا
نکالا گیا جہالت ہے کیونکہ قرآن مجید میں ایسے متعدد محاورے موجود ہیں، مثلاً
"**فاذاسویته ونفخت فیه من روحی فقعواله سٰجدین**" (الآیۃ)
جب میں اس آدم کو ٹھیک کرلوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے
سامنے سجدے میں گر جانا اس آیت کریمہ سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت
آدم علیہ السلام میں اپنی روح پھونکی تو کیا آدم علیہ السلام کے اندر خدا کی روح کا ٹکڑا
داخل ہو گیا تھا، ہرگز ہرگز نہیں، تو جس طرح خدا نے آدم علیہ السلام میں اپنی روح

پھونکی، اور خدا کی روح ٹکڑے نہیں ہوئی، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو اپنے نور سے پیدا فرمایا اور خدا کا نور بھی ٹکڑے نہیں ہوا۔

عیسیٰ علیہ السلام کے لئے فرمایا "**کلمة اللہ وروح منه**" اللہ تعالیٰ کے کلمہ اور روح ہیں، اس سے یعنی اللہ تعالیٰ سے کیا اس آیت میں "منہ" کہنے سے عیسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کے جزو ہو گئے۔ (معاذ اللہ) ہاں عیسائیوں نے یہی سمجھا اسی لئے تو میں نے ان لوگوں کا بھائی کہا کہ یہ بھی "**نور من اللہ**" سے جزئیت سمجھ کر ہمارے اوپر اعتراضات کر رہے ہیں کیونکہ یہ سوال عیسائیوں سے مماثلت اور ان کی تعلیم سے متاثر ہونے کی دلیل ہے۔

ایک اور ارشاد

بقول مخالفین کے "**نور من نور اللہ**" سے جزئیت ثابت ہوتی ہے تو پھر مخلوقات کا ذرہ ذرہ اللہ کا جزو ثابت ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا

"**للہ مافی السمٰوٰت ومافی الارض جمیعا منه**" (جاثیہ۲،۲۶)

بتایئے یہاں لفظ "منہ" سے کوئی احمق کہہ سکتا ہے کہ یہ تمام اشیاء اللہ تعالیٰ کا ٹکڑا ہیں کوئی کہے گا تو اسے تمام لوگ پاگل کہیں گے، اسی لئے ہم ایسے اعتراض کرنے والوں کو وہی سمجھتے ہیں جو ایسے قائل کو عوام سمجھتے ہیں۔

توحید یا توہین

حضور سرور عالم نور مجسم شفیع مصطفیٰ ﷺ کا نور اللہ کے نور کا کوئی حصہ یا ٹکڑا ہے، توبہ، توبہ کسی ایک شخص کا بھی یہ اعتقاد نہ ہوگا، بلکہ ایسا اعتراض اٹھانے والا خدا تعالیٰ کی توہین کر رہا ہے۔ جب کہ وہ اعتراض سے توحید میں ہے اسی لئے ٹکڑے کا وہم وہاں ہوگا، جہاں خدا تعالیٰ کو مجسم اور اس کا طول وعرض اور اس کی ہیت ثابت ہو (وہوعلوا کبیرا) ہمارے نزدیک "**نور من نور اللہ**" کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی ذاتی تجلی فرمائی، جو حسن الوہیت کا ظہور اوّل تھی بغیر اس کے ذاتِ خداوندی، نور محمدی کا مادہ یا حصہ اور جزو قرار پائے یہ کیفیت متشابہات میں سے ہے، جس کا سمجھنا ہمارے لئے ایسا ہی ہے جیسا قرآن وحدیث کے دیگر متشابہات۔

عقلی دلائل

(۱) سمجھانے کے لئے اسے یوں کہا جا سکتا ہے کہ جس طرح شیشہ آفتاب کے نور سے

روشن ہو جاتا ہے لیکن آفتاب کی ذات یا اس کی نورانیت اور روشنی میں کوئی کمی نہیں واقع ہوتی اور ہمارا ہی کہنا بھی صحیح ہوتا ہے کہ شیشے کا نور آفتاب کے نور سے ہے، اسی طرح حضور علیہ السلام کا نور اللہ تعالیٰ کی ذات سے پیدا ہوا اور آئینہ محمدی نور ذات احدی سے اس طرح منور ہوا کہ نور محمدی کو نور خداوندی سے قرار دینا صحیح ہوا لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کی ذات پاک یا اس کی کسی صفت میں کوئی نقصان اور کمی واقع نہیں ہوئی شیشہ سورج سے روشن ہوا اور اس ایک شیشے سے تمام شیشے منور ہو گئے نہ پہلے شیشے نے آفتاب کے نور کو کم کیا اور نہ دوسرے شیشوں نے پہلے شیشے کے نور سے کچھ کمی کی۔

(۲) ایک روشن گیس ہے اور ایک اس کی روشنی ہے۔ اس روشنی کو سب یہی کہتے ہیں کہ یہ روشنی اس گیس سے ہے تو اس کا معنی یہ ہوتا ہے کہ گیس کے ٹکڑے کرکے اس میں سے ایک ٹکڑا لے لیا گیا ہے اور اسے پیس کر سارے کمرے میں پھیلا دیا گیا ہے اور یہ ساری روشنی اسی ٹکڑے کی ہے، یہ معنی کوئی بھی نہیں لیتا، حالانکہ کہتے سب یہی ہیں کہ روشنی اس گیس سے ہے۔ تو حضور کا نور اللہ کے نور سے ہے۔ اس کا معنی بھی یہی ہے کہ آپ اللہ کی تجلی خاص اور اس کے نور کا پرتو اور عکس ہیں۔

(۳) مفسرین کرام علیہم الرحمۃ نے لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو جو سراج منیر فرمایا ہے اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ:

"ان السراج الواحدیوقد مندالف سراج ولایفص من نور ہ شئی وقد اتفاق اھل الظاھر والشھودعلیٰ ان اللّٰہ تعالیٰ خلق جمیع الانبیاء من نور محمد ولم ینقص من نورہٖ شی"۔

(روح البیان ص ۱۴۹ جلد ۳)

ایک چراغ سے ہزار چراغ بھی روشن کر لئے جائیں تو پہلے چراغ میں نور کی کچھ بھی کمی واقع نہیں ہوتی اور تمام اہل ظاہر و شہود اس بات پر متفق ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سارے نبیوں کو حضور علیہ السلام کے نور سے پیدا کیا ہے اور حضور کے نور میں کچھ بھی کمی واقع نہیں ہوئی۔

لطیفہ

حضرت مولانا محمد بشیر کوٹلوی مدظلہ فرماتے ہیں، ایک نور کے منکر مولوی (وہابی دیوبندی) نے کسی دیہات میں انکار نور پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ایک روپیہ کے

سولہ آنے ہیں اگر اس سے چار آنے نکال لیے جائیں تو روپیہ کم ہوگیا، اسی طرح اگر حضور ﷺ کو اللہ کا نور مانا جائے تو پھر اللہ بھی پورا نہ رہا۔ (معاذ اللہ) ایک دیہاتی نے کہا مولوی غلط بکتا ہے ٹھنہ۔ اس لئے میرا ایک کنواں ہے۔ تیں ۳۰ سال سے شب و روز مسلسل چل رہا ہے اور سینکڑوں کنال زمین اور سینکڑوں کھیتیاں سرسبز کر رہا ہے، مگر اتنا طویل عرصہ میں میرا کنواں چلو بھر بھی کم نہیں ہوا، اے مولوی کیا تو نے خدا تعالےٰ کو کنویں سے بھی کم سمجھ رکھا ہے اس دیہاتی کے سوال پر مولوی چُپ ہوگیا۔

فائدہ ﴾ دیہاتی کا استدلال جیسا بھی ہے، لیکن ان مولویوں کی عقل ماری گئی کہ وہ اللہ کے لئے کیسی بھونڈی مثال قائم کرتے ہیں انہیں اتنا بھی یاد نہیں رہتا کہ کسی ایسی مثال سے اللہ تعالےٰ کو محدود قرار دیکر اس کی توحید نہیں توہین کا ارتکاب کر رہے ہیں۔

(۴) ایک عالم دین ہزاروں علماء کو علم دین سے نوازتا ہے اس کے علم میں نہ کمی ہوتی ہے نہ اس کے اجزاء کا تصور ہوتا ہے لیکن مخالفین بیچاروں کی غلط فہمی کا بھی کمال ہے، کہ بغض رسول ﷺ میں کیسے پاپڑ بیلتے اور غلط تصور ذہن میں رکھتے ہیں، حضور سرور عالم ﷺ نے سچ فرمایا کہ آنے والی نسلوں میں ایک قوم پیدا ہوگی جو سفہاء الاحلام بے عقل اور پرلے درجے کے غبی ہوں گے ان کی غباوت کا کیا ٹھکانا کہ ایک صحیح حدیث کے انکار اور سچے عقیدہ کے خلاف بھونڈے اور فاس قیاسات کا ارتکاب کیا، کسی نے کیا خوب فرمایا ؎

خدا جب عقل لیتا ہے تو حماقت آہی جاتی ہے

فقط والسلام

ھذا آخر مارقمہ قلم الفقیر القادری

ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

۲۳ ربیع الآخر ۱۴۰۹ھ

بہاولپور پاکستان

/☆/☆/☆/☆/